

میں فریاد کیا کہ میں نے دیکھا تھا کہ اس وقت
 وہ بے کے بعد ہی کرتا تھا کہ زمین میں دھبہ
 سی محسوس ہوتی۔ میں نے خیال کیا کہ کسی
 چلنے والے کا پاؤں کسی دھبہ چھت کے
 ذریعہ محسوس ہوئی۔ لیکن اس کے بعد فوراً ہی
 سخت خطرناک حالت ہو گئی۔ کہ سارا کاسارا
 مکان ایک ہنگامہ کی طرح کا ہونے لگا گیا۔ اور
 میں اس وقت باختم سا ہو گیا۔ میں نے اس سے
 پہلے اپنی آنکھوں کو کسی سوچاں آواز دیکھا تھا۔
 یہ پہلا ہی موقع تھا جسے پہلے تو کھڑے تھے
 اور منتظر رہے۔ پھر ہاتھ شروع کیا اور سمجھ گیا کہ
 یہ پہلا ہی موقع ہے۔ اور اس کے بعد دونوں ہاتھ
 اٹھا کر آواز بلند کر دی کہ ہمارے رب
 ہمارے رب ہمارے رب۔ قریب ہی کوئی آواز
 کا وقت تھا۔ مکان سب کے سب کا پتہ
 رہے تھے اور خطرناک صورتیں یوں میں
 رہا تھا کہ کسی کو اپنے بچنے کا پورا یقین نہ
 تھا۔ سب خیال کرتے تھے کہ بس اب مکان
 گرا۔ اور مرے۔ انہوں نے شہر میں گاؤں کی
 طرح کوئی ایسا موقع نہیں ہے۔ کہ ایسے
 خطرناک موقع کے وقت ہے مکان سے
 نکل کر باہر کھینچے۔ یا میدان میں چلا جاؤ
 اگر اپنے مکان سے باہر نکلتے۔ تو دوسرے
 وہ جانے کا اندیشہ ہے اور ایسے سخت
 خطرناک حادثے سے بچنا چاہئے۔ بسا
 اوقات انسان کو مفردی کوئی تدبیر ہی نہیں
 ہوتی ہے۔ اور جو بھی یہی کو اختیار وقت
 سے نکلتے ہیں۔ یہ کہ بچے تو کچھ نہیں کہتے
 نہ کہ رہا لیکن لوگ بیان کرتے ہیں کہ
 قریب دو منٹ کے رہا۔ اور بعض لوگ
 تو قریب سات آٹھ منٹ کے بیان کرتے
 ہیں۔ لیکن یہ سب افسوس ہے۔
 بڑے بڑے مالیشان مکان پہلے
 گھر سے اور پھر چور ہوئے۔ قریب سب
 مکان کی بنیادیں ہی گئیں۔ کوئی مکان بچنے
 سے بچتا ہی ایسا نہ ہوگا۔ کہ جس میں کوئی
 دروازہ آئی ہو۔ جو مکان پہلے گئے اور
 چہنچہن چرگین اور دروازے گئے۔ ان کا تو
 کوئی شمع ہی نہیں اور جو گئے وہ ہی
 بے گنت ہیں۔ عایشان و غریب کی عمارتیں
 گریں۔ موی۔ لی۔ ایسے کا ذکر کر گیا۔
 و کس شاپ اور گون ٹال اور لاد میں ٹال
 اور سنہری سب کے دو لوگوں نے مٹا کر گئے
 صاحب کا دفتر فیاض نائل کا دفتر پہلے

بہت سے لوگ مکان کے نیچے آکر گئے۔ اور
 بہت سے زخمی ہوئے۔ جس میں جو مکان
 گریں۔ ان کا تو کوئی شمار ہی نہیں۔ بعض لوگ
 بیان کرتے ہیں کہ زیادہ آدمی مرے ہیں۔
 لیکن بچتے بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ کچھ آدمی
 مرے ہیں۔ اور جو زخمی ہوئے ہیں۔ وہ ان
 کے علاوہ۔ وزیر خان کی سب کے سب ہتھیار
 کہ جب گئے ہیں۔ یہ خود اپنی آنکھوں ابھی
 نہیں دیکھے مگر یہ سننا بچتے بات ہے۔ سنا ہے
 کہ شملہ کا بیٹا لڑ گیا ہے اور ایک حیف
 کورٹ کے مترجم نے قتل بھی بتایا تھا کہ
 سنا ہے کہ ڈپٹی کمشنر کو مارا گیا ہے۔ کہ
 سی لکڑیاں چر گیا۔
 انہیں خدا کا نذرانہ شکر ہے کہ ہمارے
 رب نے ہمیں بالکل محفوظ رکھا۔ اور ہر ایک
 قسم کی تکلیف سے بچایا اور مکان کو بھی ہر ایک
 طرح سے محفوظ رکھا۔ کل جہانک جرمی ہے
 لاہور کی جماعت احمدیہ میں بھی ہر ایک طرح کے
 خداوند کرم کے فضل و کرم سے محفوظ ہے۔
 اور سب میرے احمدی اصحاب بھرت ہیں۔
 باہر کے اور قادیان کے ہمارے احمدی بھائیوں
 کے لئے خیال ہے کہ خدا نے انکو بھی اپنی حفاظت
 خاص میں رکھا ہو۔ آپ میری فرمائش حضور
 حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام اور
 اپنی اور اپنے بچوں کی اور ہمارے قادیان
 کے دوسرے احمدی اصحاب کی خیریت
 سے ہمیں مطلع فرمائیں۔ تاکہ تسلی ہو۔ اگر کوئی
 تو حضور کی خدمت مبارک میں میرا یہ خط پڑھ
 کر سنا دیا جائے تاکہ آپ ہماری حالت کو خبر
 رہم فرما کر ہمارے لئے اور زیادہ فرما دیں۔
 اپنی خیریت مجھے ضرور پہونچا دیں۔ امید
 ہے کہ حضور دعا الہامیہ کا مفرد ہو گیا
 ہوگا۔ والسلام۔ خاکسار محمد نجیب
 احمدی از لاہور۔ ۵ مارچ ۱۳۳۷ھ
 (۵)۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم
 حمد و ثناء علی رسول اکرم
 جناب سچ موعود و مہدی مہر و مجتہد اللہ
 علی الارض دام ظلکم۔
 سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
 حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام ماہ مئی
 ۱۳۳۷ھ ہر رنگ میں پورا ہو رہا ہے۔ اگر
 کوئی منکر تعصب اور بیٹ دہری کو چھوڑ کر
 اس ایک ہی الہام پر غور کرے۔ تو وہ حضور
 پر قربان ہونے کو تیار ہو جاوے۔

عفت اللہ یا محلہا و مقامہا۔
 یعنی۔ ملک عذاب الہی سے مٹ جائیگی
 مستقل سکونت امن کی جگہ رہے گی اور
 نہ عارضی سکونت امن کی جگہ۔ یہ الہامی
 پیشگوئی مزید جل ہر رنگ میں پورا کر رہا ہے۔
 (۱) پلیک سے لوگ تباہ ہوتے تھے۔ اب
 کی تعداد اموات بتا رہی ہے کہ پچھلے سالوں
 سے تعداد کثرت ہو رہی ہے۔
 (۲) لوگ امن کے واسطے گھروں سے
 باہر نکل کر تھے تھے۔ جو اس سال امن الہامی
 پیشگوئی کے پورا کرنے کے واسطے جاڑا ہر
 کثرت سے پڑا۔ کہ گھروں سے باہر نکلے ہوئے
 لوگوں کو سخت سردی سبب پھر واپس گھروں
 میں واپس آنا پڑا۔ اثر آدمیوں تک ہی
 محسوس نہیں رہا۔ بلکہ درختوں تک کو رے
 نے جھلس دیا۔ اور پتوں اور درندوں
 کے رہنے کی جگہ نہ رہی۔ ہمارے ضلع میں آم
 کی فصل کثرت سے ہوئی تھی۔ جس فصل پر
 لوگوں کی آمدنی کا بہت مدار تھا۔ ان پر
 یہ اثر ہوا کہ اکثر آم تو چڑھ کر مٹ گئے۔ اور
 جو زیادہ عمر کے تھے کوئی سال تک فصل کے
 ناقابل بنادیا۔
 (۳) مورخہ ۴۔ اپریل ۱۳۳۷ھ کو عذاب
 بھونچال کی شکل میں اس الہامی پیشگوئی کو
 سچا کرنے کو نازل ہوا۔ جس نے محلوں
 اور مکانوں اور ہر قسم کی چیزوں کو تباہ
 کر دیا۔ ہر طرف سے متوحش چیزیں آ رہی
 ہیں۔ پہاڑی لوگ پلیک سے بچے ہوئے
 تھے۔ سب بھونچال سے کانگڑا اور بھانسر
 و جیرہ کو بھی تباہ کر دیا۔
 غرض کہ اس الہامی پیشگوئی نے مستقل
 اور عارضی کوئی جگہ ہی آسام کے قابل نہیں
 پہونچی۔
 آخر میں فدوی کی اتھاس ہے۔ کہ حضور کی
 کے حق میں دعا کریں۔ کہ اللہ جل شانہ فدوی کی
 کمزوریوں کو دور کرے۔ اور حضور کے اقرار
 بہت میں توجہ بات کرے۔
 کترین غلام نبی احمدی دریں دوم مرتبہ
 پور میران تحصیل ہوشیار پور
 ۶ اپریل ۱۳۳۷ھ
 ۷۔ بر خوردار۔ اسلام علیکم۔ ایک کارڈ
 میں کچھ حالات درج رکھے ہیں۔ کہ یہ تفصیل
 کے ساتھ لکھا ہوا ہے۔ تفصیل کا کڑوا کا کل
 اور تفصیل پورہ کل علاقہ تحصیل میرٹھی پور
 کا ایک حصہ تحصیل میرٹھی پور کا اوس کے ساتھ

تھا ہوا حصہ بالکل تباہ ہو گیا ہے۔ اس ضلع
 میں قیامت برپا ہو گئی ہے۔ میرے مکان
 کو بعض جگہ در زمین آگئیں۔ لیکن بفضل خدا
 کرم میں عبدالحی خان۔ غلام نبی مہتممون
 جمیریت میں ضلع کا صدر مقام دسہ سال
 یا بھانسر ہے۔ یہ ضلع کا کڑوا بولا جاتا ہے
 درندہ کڑوا سے دس بارہ س کے فاصلہ پر
 واقع ہے۔ دس سال میں سوائے خزاں کے
 کوئی مکان نہیں بچا۔ اور کھاد تارگر سب تباہ
 ہوئے۔ دس روز سے ڈک کی آمد و رفت دسہ
 سال کا کڑوا بند ہے۔ پور میں افین سول۔
 مشرقی سول۔ اور شمال مشرقی مہتممون
 اور کٹ (جس نے ۴۰۰۰ روپے کو چھوڑا)
 علیہ ہنگامہ ہوئے۔ صاحبہ جی شکر بہادر
 دور رہے۔ اس کے بچے گئے۔ ایک سیم حدود
 بچوں کے رہی ملک عدم ہوئی۔ فوجی انگریزوں
 میں سے بھی شاید ایک آدمی بچا ہوگا۔ فوج کے بچوں
 کا پورا نقصان ہوا۔ جو جانیں باقی بچ گئی ہیں وہ
 بہرہ من مری میں کانگڑا کا تحصیلدار۔ اور نائب
 تحصیلدار۔ ان میں سے ایک بچ گیا۔ نائب
 تحصیلدار نے اپنے بھائی کا کنبہ بھی میان سنگا پور
 تھا۔ ان کے گھر میں ایک طرف خزاں کے سوائے
 کوئی نہیں بچا۔ نائب تحصیلدار پور کے دو لوگ
 مر گئے۔ خود بال بال بچ گئے۔ خاص کا گڑھا میں
 دیوی کا منہ بچ رہی ہے اور ایک سیم حدود
 پور تحصیلدار کا گڑھا۔ علاقہ جگر تحصیل میرٹھی
 اور س کے ساتھ ہے جوئے علاقہ تحصیل میرٹھی
 میں شاد و نار کوئی گھر گیا ہوگا۔ نہ گرا ہوگا۔ نہ
 خاندان بالکل تباہ ہوئے۔ ہر طرف لاشیں پائی گئیں
 ہیں۔ قصہ جو انکس میں بہت نقصان ہو رہا ہے۔
 ڈاکوئی گئی۔ اور کچھ حصہ کوئی نقصان پہونچا
 منہ کے قریب ایک تار بٹا جیل پر سے ٹھکر جاتی
 لوگ منہ میں داخل ہوتے تھے۔ وہ بچ ہی گیا اور
 قصبہ کے باشندوں کے علاوہ اور اور حصہ ملک
 آئے ہوئے جاتی لوگ مکانات کے نیچے دیکھ گئے۔
 گروس ہوناموت ذات سے اوکھی کچا اور بچہ کی
 ضلع کے لوگ لکھ کر لکھ کر اس ضلع میں جانوں
 داخل نہیں ہوتی۔ یہ ضلع بالکل محفوظ ہے۔ حالانکہ
 زور و طاقت سے لوگ جو انکس دکانگڑا دی دیوی
 کی پریشانی کرتے ہیں۔ کوئی کھانا چاکر کھانا دیوی
 دیوی کی مہربانی ہے۔ کوئی کھانا کھانا دیوی
 و خلیفہ کو ہے۔ کوئی باقی دیویوں کا سبب نہ تھا۔
 بعض خلیفہ کی حالت کے لوگ گڑھا سے بچتے ہوئے
 کہ اب جو ابھی دیوی کا علاقہ تحصیل میرٹھی پور
 کا خلیفہ تحصیل میرٹھی پور کا اوس کے ساتھ

دارالامان کی ہفتہ

۱۔ اعلیٰ حضرت مجتہد مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدائی کے فضل و کرم سے شریعت کو
 میں اور باخ میں غیور میں آپ کے اہل بیت
 میں خوش و خرم میں حضرت محمد اسد بن
 احمد یہ حق تعالیٰ کی تائید میں مصروف ہیں
 ۲۔ آپ نے الامداد نامہ اشتہار کے بعد
 تمہیں اشتہار کا ارادہ فرمایا ہوا ہے جس کے
 متعلق فکر کی گزشتہ اشاعت میں میں نے ذکر
 کیا تھا۔ حضرت اقدس فرماتے تھے کہ میں
 انتظار کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے حکم اور
 اس کے متعلق حکم کر دے تو وہ بھی
 اس اشتہار میں آجائے۔
 ۳۔ بزرگان ملت بھی خدائی کے فضل و
 کرم سے خدمت دین میں مصروف ہیں حضرت
 حکیم الاسلام کا حلقہ درس اس باخ میں جو
 مریدان کو بھی دیکھتے کبھی شفا خانہ میں
 تشریف لے آتے ہیں۔
 یہ سب تلافی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ
 والسلام کے عباد باخ ہی میں میسر آئے ہیں
 یہ توفیق ان کی مکی حالت میں خدائی کے فضل و
 کرم سے بہت اچھی ہے لیکن اس کی تکمیل
 قریباً نہیں رہی۔ گزشتہ سال کے انہیں یام
 میں جبکہ روزانہ اموات کی تعداد بیس تھیں
 تھی سالوں کے انہیں یام میں بالکل ہرگز
 نہ رہے۔ لیکن یہ سلام بھی باخ ہی میں
 درمیان کے سایہ میں جاری ہے۔

تازہ الہام و کشف

۱۔ اپریل ۱۹۰۸ء میں دیکھا کہ میں تان
 کے بار میں ہارن اور گاڑی میں شہاوت
 ایسی گاڑی ہے جسے ریل گاڑی کہتے ہیں
 ایسے گاڑیوں کے تین نقصان ہیں
 ۲۔ اپریل ۱۹۰۸ء میں تان میں غوری کی رودگی اور
 غوری کی رودگی کا نام ہوا۔
 ۳۔ اکیسواچ انیک بخت
 ۴۔ اپریل ۱۹۰۸ء میں (۱) ان فہم و دھما
 و جنود دھما کا لفظ اظہار
 (۲) قل عندی شہادۃ من اللہ فہل
 ۵۔ اللہ مومنون۔ (۳) کففت من بنی اسرائیل۔

سلسلہ عالیہ احمدی خیرین

ہر قسم کی اعلیٰ جماعت پانچویں
 کہ وہ اپنے ان کے اہم اور قابل شہادت
 دفتر انکس میں مسجد یا کرے۔
 ۱۔ چوتھی

سید صاحب جو سیاحات کی جماعت کے
 کو برتانا بان میں اور سیرۃ النبی اکا ایک نوین
 عبد سیرۃ النبی شائع ہوا ہے۔ میں
 دل سے انہیں مبارکباد دیتا ہوں اور دعا کرتا
 ہوں کہ وہ ملک و قوم کی خدمت میں جلد افریقہ

بنو ریاست تیار کی جماعت اعلیٰ حضرت کی خدمت میں
 حاضر ہوں۔
 بڑی خوشی اور خدائی کے شکر و ستائش
 کے ساتھ ظاہر کیا جاتا ہے کہ ابھی تک ان
 صاحب اور سیرۃ النبی سالہ اور منشی برکت علی
 صاحب نقشبندی ہیں اور دوسرے بھی ہیں
 جو دہرہ سالہ میں لڑا کر جو ہے وہ بگڑے
 محض فضل کے فضل سے زندہ سلامت نکلے
 اور حضرت اقدس کے اہل کففت عن
 بنی اسرائیل کو ایک رنگ میں پور کرنا
 ہے۔ ایسا منشی درمیان میں تھا۔
 سچا پور تیرہ بھی بگڑے۔ وہ بگڑے علی و انکس
 اسے بڑے صاحب بنی زلفی کا کوئی خاص نام
 کہہ سکتے اور اس شہادت میں اسے نام لکھیں
 توسیع اشاعت کا ذریعہ ہو کر نافع الناس ہو سکتے ہیں

انکس کی اعلیٰ شہادت میں انشاء اللہ ہر
 کجانی کے حضرت اقدس باخ میں ایک
 عجیب نمونہ ہو گا۔
 خدا تعالیٰ نے میرے کرم و فضل میں جس شخص
 تحصیل کردہ کی گئی ہے وہی ایک لکھنؤ
 خدائی کے نام کر دہ سلسلہ شہادت کیا اور
 امام الوقت کے ساتھ سیاحیہ نہ حاصل کیا
 خدا تعالیٰ ان کیلئے یہ تعلق ہر قسم کی برکات
 اور فیوض کا ذریعہ بنائے۔ اور مسلمان اور
 روحانی صحت کا کرے۔ مجھے امید ہے

کہ سلسلہ احمدی کی شہادت ان کے وجود کو
 عبد کے لحاظ سے پہلے سے زیادہ مفید اور
 برکت بنائیگی خدا کے ایسا ہی ہو

اشہارات اور انکی کثرت اشاعت

جب اشتہار خوب کرنا شروع ہوتا ہے تو اکثر جبکہ
 جامعین کثرت میں کہتا رہتے ہیں کہ اشتہار
 جو بگڑے ہوئے ہے جس کے کثرت اشاعت کرنا
 میں تمام جبکہ کی احمدی جامعین یا ایسے بزرگ
 جو اپنے طرح سے اشتہار پھیلانا چاہیں یا کہ جس
 وہ ایک شخص کی روایت دفتر انکس میں ہے
 ان کیلئے اس قدر اشتہار چاہیے کہ یہ اشتہار
 کہتے تو اشتہار چھپنے کیسا آسانی ہو
 جاسکتا ہے۔ ایسے تمام اشتہارات دفتر انکس
 سے ترغیب دی جاتی ہیں جو اشتہار سے
 اشتہار کیلئے ایک اور چار سو صرف عام
 آٹھ سو لکھ میں اب نیز ان اشتہار کی کثرت
 اور دعوت اور الامداد اور اشتہار کی خدمت
 میں لیا کر کے میں جو کہ میں اشتہار کی کتابت میں
 زیادہ وقت اور جرت صرف ہوتی ہے اسلئے یہ نیز
 اشتہار ایک شہر پر ہر سو کے اندر ایک وسیع
 سے میں اور دوسرے میں ایسے ہیں جو
 موصول ملک کے سوا ہر گاہ جو صاحب ملک یا
 اس وقت ملازمین اور اندر انکس میں متعلق ہر
 کہو ادین۔ ایڈیٹر انکس

ایک عام جواب

اکثر صاحب نے حضرت مجتہد مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ
 والسلام کے باخ میں نشر و اشاعت اور الامداد
 کے بڑے بڑے بعد میں سے وقت کیا کر لیا اور
 جو درمیان میں سلسلہ شہادت میں رہے وہ باوجود
 میں چلے ہوں؟ میں اس سوال کو جمعہ کی تازہ
 سے پیش کرتا ہوں۔ اپریل ۱۹۰۸ء میں جو دہرہ
 سکریٹری انکس محمد سیاحات کے خط کے حوالے
 پیش کیا۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ
 میں لوگوں کو سالی کیسا نوسیدہ اور میں رہے گا
 سالانہ سیرۃ النبی کے مناسب ہے کہ وہ کچھ دنوں
 کیلئے کھلے سیرۃ النبی میں جا دیں۔
 رسالت کے لئے وہ ان کیلئے یہ غوری نہیں کہ ان
 عورت کے اور کچھ سیرۃ النبی کے لئے ہوتے ہیں
 اسے سمجھتے ہیں میں اور یہاں ان میں بھی تھا
 ایڈیٹر انکس مکان کا مقرر ہے اس کے فضل سے بہت

اور فرخ سے کہان ہی میں رہنے کی اجازت دی
 حرم اور امتیاز ان کو ان کیلئے ہے جو بیت
 میں رہتے ہیں۔ اور ان کیلئے ہے کہ انکس میں
 معاملہ صاف ہو۔ انسان نافع الناس بننے کی
 کہے کہ وہ انکس حفاظت کرے تب ہی کچھ کام
 بنائے۔ اسی صورت میں عذاب الہی کے
 خطرہ ان لوگوں میں بھی وہ پایا جاتا ہے جیسا
 کہ خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے
 اور سچا پور کی جامعین کو بچایا اور وہ سکون
 کے نیچے وہ کبھی زندہ نہ گئے۔ وہ خود علی انکس

ایک کوکل تفتیش

انکس کی کثرت اشاعت میں جو ایک کی کے چھپنے
 جا ہیگی کہ اس کی تکی اسکا باقاعدہ مقدس اور پوری
 سند نامان صاحب حجت درج اول میں
 تفتیش کی پیشی سند نامان صاحب کی کثرت
 اشتہار اور کثرت اشاعت انسان میں پورے
 ایک معزز ہندو بزرگ انہیں کثرت اشاعت نامان
 اس تفتیش کیلئے ان کے خیانت دیا انکس اور
 شرف کی میں محتج ہو جا کر پورے عادت میں
 کی کثرت کی میں خود میں انکس ساتھ میں
 تھا اسلئے میں کہتا ہوں کہ انکس نے جہانک
 نہ دئے انہیں سیرۃ النبی پر دیکھتے اس مقدس
 کی تکی اس کے چھپنے کی سعی کی ہے۔ اسے بچانی ہے
 گا کی رپورٹ مقدس کی صاحب پر پوری رہتی
 تواسے کی۔ لاکھ نے خیانت حرات اور دیکھ کر
 اپنا بیان دیا اور وہ تفتیش کیا کہ میں یہ نہیں
 کہہ سکتا کہ اسکو موقع کی شہادتوں کے ساتھ
 مدد کی کہ تفتیش کی تفتیش پر اسے لڑی کرنا
 ایسی حالت میں جبکہ وہ عادت میں دیکھتے ہیں
 کام نہیں ہے۔ لیکن مجھے یہ معلوم ہے کہ شہادت
 ہر کچھ اس مقدس میں خیانت شہادت عادت
 انکس نے ظاہر کیے اور انکس کے خلاف کوئی
 شہادت دلائی کے انہیں بیان سے اور انکس کی
 سے پائی ہی نہیں جاتی۔ اس کے خلاف عامی شہادت
 مجھے سخت غصہ ہے کہ اس تفتیش کے بعد میں
 اور انکس کے تفتیشی ہر ایک جہانک عادت میں
 جو کر کے کی شہادت تفتیش شہادت کا دروازہ
 بند کیا جاسکے تو بہت ہی اچھا ہو گا۔ میں یہ کہتا
 منشی سند نامان صاحب ۲۲ اپریل ۱۹۰۸ء
 کو اطلاع دی ہے کہ انکس کی کثرت اشاعت
 انہیں یام میں اس کی شہادت میں جو بچانی ہے
 مجھے اندر انکس کے کہ میں یہ تفتیش نامان میں ایک

تبلیغ حق

بقیہ تمام مالی کوٹ ضلع جہا پور میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے روح کی نسبت میں روئے تک پہنچا کر کہا کہ صاحب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض لوگوں نے کہا کہ ایک حضرت کی تقریر کو تحریر نہایت دلکش اور اسلام کی تائید میں لائق قرار دیا ہے۔ آپ نے جسے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان کے میں مثل غات پیش کیا اور اور آدم علیہ السلام کا زمین پر ہی پیدا ہونا اور میں جنت میں رہنا اور فرشتوں کا سجدہ کرنا یہ تمام علیہ السلام کی تابعداری کو قبول کرنا وغیرہ مسائل کو بہت ہی اچھے طور سے کھول کر بیان کئے ہیں۔ ہمارا دل اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ مولا غلام صاحب اس زمانہ کے افاضی ہیں۔ ہم دین و دنیا میں ان کو گواہی دیتے ہیں۔ وہ اپنے خود غرض سے دین و دنیا کے ماننے میں ہم کو گناہ کرتا ہے۔ خاکسار نے کہا کہ آپ لوگ سہی لو ان کے لئے ہر مان ضرور ہمارا دل مان لیا ہے۔ خاکسار اچھے ماننے ہو سہی جو ہوتے ہیں وہ مجھے ہی ہوا کرتے ہیں۔ اس لوگ جو کلمہ خاکسار اور دیگر سب ایک ہی جگہ تفسیر و تفسیر اقدس نے لکھے ہیں۔

فاجتنو الرجس من الاوثان والجنہ
قول الذود میں ہے کہ ناپاک جن کی سے اور جوٹ ہوئے۔ آج کل اس آیت کی تفسیر میں بھی کہتے ہیں کہ جوٹ ہونے کا معنی ہے۔ اور بت کو پوجنا شریک ہے۔ مگر اس آیت کی حکمت بآل کو کر دوان باتوں کو ایک ہی آیت میں کیوں بیان کیا گیا کسی نے اس کو گواہ نہیں۔ ان حضور اقدس نے اس کی کیا ہی عمدہ تفسیر کی ہے۔

کہتے ہیں کہ جیسا بت کو پوجا شریک ہے ویسے ہی جوٹ ہونا ہی شریک ہے بت پوجنے والا ہی خیال سے بت کو پوجتا ہے کہ یہ میری مراد میں ہوتا ہے ایسا ہی جوٹ ہونے والا ہی اس خیال سے پوجتا کہ جوٹ سے میرا کام بھگتا ہے۔ مقدمہ جیت لیتا ہوں جو بار ہوتا ہے۔ اور آفات و جہ سے بچا جا کہ ہوں کیا ان دونوں باتوں میں کیا فرق ہوا جیسے اس کا خدا ایک جو نامعلوم ہوتا ہے ہی اس کے حق میں جوٹ ہی ایک سہو ہوا۔ سوچو اور خوب سوچو۔ جو شخص اپنے دنیاوی کام دار دین جوٹ کو دیکھ کر کوٹھک کر رہے اور اس کی نسبت بھلا کر کہتا ہو کہ وہ شخص

خدا پر جوٹ ہوتا ہے۔ تو یہ کہتے ہیں گندہ اور ناپاک خیال ہے۔ یہ سنی ایک شخص فرزند خاں کا کہتا ہے کہ اس حضور اقدس کے دعوے کو ماننے کے لئے یہ ایک دلیل کافی ہے۔ اب میں مان لیا۔

الحمد لله على ذلك - خاکسار محمد جہا پور

مرافق بارید برتیزاغ
نشاہد جو بلبل تماشائے باغ

واقعی جو تیار و تیار دی خوشیوں کا خزانہ ہے۔ اور خاکسار میں کے اور نہ ہوں کہ جو تیار و تیار ہوتا ہے۔ آپ ہی گرامی کی ملکیت پر جو کلمہ ہوں تو منسلک ذیل غرض سے پڑھیں۔

شادی خضاب - شکل بلبل کے گلاباں ہے۔ ہالوں کو دوست میں سیاہ و سبز کر دیتا ہے۔ جلد پر درخ و دیا ہے اور نہ ہالوں کو سخت کرتا ہے۔ نیت دور ہے۔

روح افزا - نامور و سستی اور دل کی صفیہ اور دلخ و دریاں دور و دور کے واسطے کہ ہے۔ بیکوڑ جو ان ارجمان کو ملین پیراں بنانا ہے نیت میں روئے کی شیشی۔

روح القدس جو بعض مقامات پر زیادہ ویر ہوا جلدی تحفہ کی لالہ لعل کے ساتھ ہوا سے اور دل کو ہوا کی تیر سوزش ہو۔ غرضیکہ ہر زمان کی سب ہمارا دل کیسے بھرے ہوئے ہے۔ نیت میں دیشیشی فرشتہ کی گھونٹہ۔ چہرہ کی چیراں چہاں بیان سیاہ و زلف و غیرہ کو دور کر کے خوبصورت و جلا جلا فریبورق کے واسطے لازمی ہے نیت ایکر یہ گولیاں و روغن۔ ان کے استعمال سے بال ہمیشہ سیاہ رہتے ہیں اگر کسی سیدہ ہو گئے ہوں تو یہ سیاہ ہوجانے میں اور یہ سیدہ کیلئے سیاہ رہتے ہیں نیت بال آڑ کئے کا تیل۔ جو کسی تحفہ و خارش دوست میں ناک کے سے نازک جگہ کے بال ہی دور ہوں نیت دریشیشی۔

سر سحر و ہند خبار۔ لال۔ پڑواں۔ بالی جانا۔ بتا دیا۔ بتا دیا۔ سیرا بند کر دیا۔ اس کے سیرے نیت دور ہو نیت۔

جو اسیر و غنی۔ باری جہی یا انکسے ہوتے اگر ہوں تو بلا تحفہ کم۔ نیت دور دے۔

وہ کہ کسی باریک دانت و سر جو خواہیے خواب ہو گئے ہوں غرضیکہ نیت میں روئے۔

دو الی انکسے برب و اس کے نیت میں روئے۔

دو الی کوڑا نر جہد نیت میں روئے۔

خط و کتابت کا پتہ
ڈاکٹر کبیر شاہ ایم ڈی ڈی ایم اسپتال فیروز پور شہر

رسید آمدنی مدرسہ اسلامیہ

دفعہ ۱۰ مارچ ۱۳۹۵ھ

۱۔ ڈاکٹر ظفر رشید الدین صاحب گروہ ہندو (مال) قرانی رقم ۱۰۰۰

۲۔ منشی محمد حسین صاحب دفتر قانون کوٹہ (مال) خطہ وال۔ عید فطر ۵۰۰

۳۔ ڈاکٹر یعقوب خان و منشی (سنت) سوز ضلع شاموہ و دیگر کتابت (مال) ۱۰۰

۴۔ مہمانان اقبال علیہ السلام (مال) ۱۰۰

۵۔ حاجت خاں حضرت عارف فریدی (مال) ۱۰۰

۶۔ ڈاکٹر منشی قرانی فطیر عید فطر (مال) ۱۰۰

دفعہ ۱۱ مارچ ۱۳۹۵ھ

۱۔ مولوی محمد علی صاحب مدرس بن احمد ضلع ساکوٹ (درس) ۱۰۰

۲۔ بابو محمد رفیع صاحب برانی و کاشمران ضلع شاموہ (نیت کمال قرانی) ۱۰۰

۳۔ مہمان نور الدین صاحب پادری فریدی شاموہ (نیت کمال) ۱۰۰

۴۔ منشی انجم علی صاحب کھوکھڑا دو گندہ (نیت کمال) ۱۰۰

۵۔ بابو محمد سید کمال فریدی (مال) ۱۰۰

۶۔ مہمان نور الدین محمد پیر صاحب کاشمران (مال) ۱۰۰

۷۔ ڈاکٹر منشی قرانی فطیر عید فطر (مال) ۱۰۰

دفعہ ۱۲ مارچ ۱۳۹۵ھ

۱۔ مہمان نور الدین صاحب شیش اسٹریٹ و منشی (مال) ۱۰۰

۲۔ عید فطر (مال) ۱۰۰

۳۔ مہمان عاتق الدین صاحب بٹ جٹا جٹا (مال) ۱۰۰

۴۔ ڈاکٹر منشی قرانی فطیر عید فطر (مال) ۱۰۰

۵۔ مہمان نور الدین صاحب کاشمران (مال) ۱۰۰

۶۔ مہمان نور الدین صاحب کاشمران (مال) ۱۰۰

۷۔ مہمان نور الدین صاحب کاشمران (مال) ۱۰۰

دفعہ ۱۳ مارچ ۱۳۹۵ھ

۱۔ منشی محمد رفیع صاحب کاشمران (مال) ۱۰۰

۲۔ منشی محمد رفیع صاحب کاشمران (مال) ۱۰۰

۳۔ منشی محمد رفیع صاحب کاشمران (مال) ۱۰۰

۴۔ منشی محمد رفیع صاحب کاشمران (مال) ۱۰۰

۵۔ منشی محمد رفیع صاحب کاشمران (مال) ۱۰۰

۶۔ منشی محمد رفیع صاحب کاشمران (مال) ۱۰۰

۷۔ منشی محمد رفیع صاحب کاشمران (مال) ۱۰۰

دفعہ ۱۴ مارچ ۱۳۹۵ھ

۱۔ منشی محمد رفیع صاحب کاشمران (مال) ۱۰۰

۲۔ منشی محمد رفیع صاحب کاشمران (مال) ۱۰۰

۳۔ منشی محمد رفیع صاحب کاشمران (مال) ۱۰۰

۴۔ منشی محمد رفیع صاحب کاشمران (مال) ۱۰۰

۵۔ منشی محمد رفیع صاحب کاشمران (مال) ۱۰۰

۶۔ منشی محمد رفیع صاحب کاشمران (مال) ۱۰۰

۷۔ منشی محمد رفیع صاحب کاشمران (مال) ۱۰۰

دفعہ ۱۵ مارچ ۱۳۹۵ھ

۱۔ منشی محمد رفیع صاحب کاشمران (مال) ۱۰۰

۲۔ منشی محمد رفیع صاحب کاشمران (مال) ۱۰۰

۳۔ منشی محمد رفیع صاحب کاشمران (مال) ۱۰۰

۴۔ منشی محمد رفیع صاحب کاشمران (مال) ۱۰۰

۵۔ منشی محمد رفیع صاحب کاشمران (مال) ۱۰۰

۶۔ منشی محمد رفیع صاحب کاشمران (مال) ۱۰۰

۷۔ منشی محمد رفیع صاحب کاشمران (مال) ۱۰۰

۱۔ ڈاکٹر شہادت محمد صاحب سنت سنہ ہندی کعبہ چندہ مارچ ۱۳۹۵ھ

۲۔ ڈاکٹر منشی قرانی فطیر عید فطر (مال) ۱۰۰

۳۔ ڈاکٹر منشی قرانی فطیر عید فطر (مال) ۱۰۰

۴۔ ڈاکٹر منشی قرانی فطیر عید فطر (مال) ۱۰۰

۵۔ ڈاکٹر منشی قرانی فطیر عید فطر (مال) ۱۰۰

۶۔ ڈاکٹر منشی قرانی فطیر عید فطر (مال) ۱۰۰

۷۔ ڈاکٹر منشی قرانی فطیر عید فطر (مال) ۱۰۰

دفعہ ۱۶ مارچ ۱۳۹۵ھ

۱۔ ڈاکٹر منشی قرانی فطیر عید فطر (مال) ۱۰۰

۲۔ ڈاکٹر منشی قرانی فطیر عید فطر (مال) ۱۰۰

۳۔ ڈاکٹر منشی قرانی فطیر عید فطر (مال) ۱۰۰

۴۔ ڈاکٹر منشی قرانی فطیر عید فطر (مال) ۱۰۰

۵۔ ڈاکٹر منشی قرانی فطیر عید فطر (مال) ۱۰۰

۶۔ ڈاکٹر منشی قرانی فطیر عید فطر (مال) ۱۰۰

۷۔ ڈاکٹر منشی قرانی فطیر عید فطر (مال) ۱۰۰

دفعہ ۱۷ مارچ ۱۳۹۵ھ

۱۔ ڈاکٹر منشی قرانی فطیر عید فطر (مال) ۱۰۰

۲۔ ڈاکٹر منشی قرانی فطیر عید فطر (مال) ۱۰۰

۳۔ ڈاکٹر منشی قرانی فطیر عید فطر (مال) ۱۰۰

۴۔ ڈاکٹر منشی قرانی فطیر عید فطر (مال) ۱۰۰

۵۔ ڈاکٹر منشی قرانی فطیر عید فطر (مال) ۱۰۰

۶۔ ڈاکٹر منشی قرانی فطیر عید فطر (مال) ۱۰۰

۷۔ ڈاکٹر منشی قرانی فطیر عید فطر (مال) ۱۰۰

دفعہ ۱۸ مارچ ۱۳۹۵ھ

۱۔ ڈاکٹر منشی قرانی فطیر عید فطر (مال) ۱۰۰

۲۔ ڈاکٹر منشی قرانی فطیر عید فطر (مال) ۱۰۰

۳۔ ڈاکٹر منشی قرانی فطیر عید فطر (مال) ۱۰۰

۴۔ ڈاکٹر منشی قرانی فطیر عید فطر (مال) ۱۰۰

۵۔ ڈاکٹر منشی قرانی فطیر عید فطر (مال) ۱۰۰

۶۔ ڈاکٹر منشی قرانی فطیر عید فطر (مال) ۱۰۰

۷۔ ڈاکٹر منشی قرانی فطیر عید فطر (مال) ۱۰۰

دفعہ ۱۹ مارچ ۱۳۹۵ھ

۱۔ ڈاکٹر منشی قرانی فطیر عید فطر (مال) ۱۰۰

۲۔ ڈاکٹر منشی قرانی فطیر عید فطر (مال) ۱۰۰

۳۔ ڈاکٹر منشی قرانی فطیر عید فطر (مال) ۱۰۰

۴۔ ڈاکٹر منشی قرانی فطیر عید فطر (مال) ۱۰۰

۵۔ ڈاکٹر منشی قرانی فطیر عید فطر (مال) ۱۰۰

۶۔ ڈاکٹر منشی قرانی فطیر عید فطر (مال) ۱۰۰

۷۔ ڈاکٹر منشی قرانی فطیر عید فطر (مال) ۱۰۰

دفعہ ۲۰ مارچ ۱۳۹۵ھ

۱۔ ڈاکٹر منشی قرانی فطیر عید فطر (مال) ۱۰۰

۲۔ ڈاکٹر منشی قرانی فطیر عید فطر (مال) ۱۰۰

۳۔ ڈاکٹر منشی قرانی فطیر عید فطر (مال) ۱۰۰

۴۔ ڈاکٹر منشی قرانی فطیر عید فطر (مال) ۱۰۰

۵۔ ڈاکٹر منشی قرانی فطیر عید فطر (مال) ۱۰۰

۶۔ ڈاکٹر منشی قرانی فطیر عید فطر (مال) ۱۰۰

۷۔ ڈاکٹر منشی قرانی فطیر عید فطر (مال) ۱۰۰

خدا تعالیٰ سے قربان شریف بن مانتا نام
 مالک یوم الدین بیان فرمایا ہے کہ
 کے لفظ پر لفظ کو مانتا ہے یعنی جس
 کو تیار کرتے ہیں وہی ہے جو اسے مراد و کمال
 جو ہے جس کی تفصیل بیان مجید بن مندرج کر
 اور وہ کمال پر پہنچنے والی کیفیت نامہ کے جو
 ہم بیان اسباب کو مستلزم ہے بطور میں
 نہیں آتے چنانچہ اسی کی طرف دوسری جگہ
 جس اشارہ فرما کر کہ ہے ملن الملائک
 لیوم الله الواحد القهار یعنی کہ
 ربوبیت الہیہ بطور اسباب مادیہ کے
 اپنی جہلی آپ دیکھا کی اور یہی مشہور اور
 محسوس ہو گا کہ جو فوٹ عقلی اور قدرت کا
 حضرت بار تعالیٰ کے اور سب سے پہلے
 آرام و سرور اور سب پر اور پاداش بظرف
 دوسری صدائی کی طرف سے دیکھائی دیتا اور
 کوئی پردہ اور محاسب در بیان نہیں دیکھا اور
 کسی قسم کے شک کی گنجائش نہیں دیکھتا
 جنہوں نے اس کیلئے دینے نہیں متعلق کرنا
 تھا وہ اپنے تئیں ایک کمال سعادت میں کہیں
 کہ جو ان کے ہر اور بیان اور ظاہر اور باطن پر
 صلی ہو جائیگی اور کوئی حصہ وجود ان کے کا
 ایسا نہیں ہو گا کہ جو اس سعادت عقلی کے پائے
 سے بے نصیب رہا ہو اور اس جگہ ایک عالم
 کے لفظ میں یہ بھی اشارہ ہے کہ اس روز جزا
 یا مذاب اور لذت یا درد و جو کچھ بنی آدم کو پہنچے
 اس کا اصل موجب خدا تعالیٰ کی ذات ہوگی
 اور مالک اور محاسنات کا عقلی طور پر وہی ہوگا
 یعنی اسی کا اصل یا فصل سعادت ابدی یا عذاب
 ابدی کا موجب ہوگا اس طرح جو لوگ اسکی
 ذات پر ایمان لائے ہوں اور جو عید اختیار
 کی تھی اور اسکی خالص محبت سے اپنے دلوں
 کو رنگین کر لیا تھا انہی کو رحمت اس ذات
 کمال کے صاف اور آشکارا طور پر نازل ہوگی
 اور جو ایمان اور محبت الہیہ حاصل نہیں ہوئی
 وہ اس لذت اور راحت سے محروم رہیں گے
 اور عذاب الیم میں مبتلا ہو جائیں گے۔ یہ
 فیوض اور بہر میں انکو ہم نے تفصیل فرما کر دیا
 اب ظاہر ہے کہ مصنف رحمان کو مصنف رحیم
 پر مقدم رکھنا نہایت فروری اور متفلسفہ
 بل غنت کا وہ ہے کہ جو کہ صیغہ قدرت پر صیغہ
 نظر و احوال جاسے تو چاہے بل خدا تعالیٰ کی
 عام ربوبیت پر نظر نہ پڑے ہر اسکی رحمانیت
 پر پیر و سلی رحیمیت کا پیر و سلی مالک یوم الدین
 ہونے پر اور کمال بلا غنت اسی کا نام ہے

کہ جو صیغہ قدرت میں ترتیب ہو دی ترتیب
 صیغہ الہام میں بھی ملحوظ رہے کیونکہ کلام میں
 ترتیب قدرتی اور مستطاب کرنا گویا قانون قدرت
 کو مستطاب کرنا ہے اور نظام طبی کو انسانی
 کلام طبی کیلئے یہ نہایت ضروری ہے کہ نظام کلام
 کا نظام طبی کے ایسا مطابق ہو کہ گویا اسکی طبی
 تصور ہو اور جو صیغہ اور قانون مقدم ہو کہ
 دوسرا بھی مقدم رکھا جائے سوایت ہر صیغہ میں
 یہ اعلیٰ درجہ کی بلا غنت کی بار جو دیکھا نہایت
 اور خوش بیانی کے واقعی ترتیب کا نقشہ کشیدہ ہوگا
 دیا ہے اور وہی طرز بیان اختیار کیا ہے جو
 ہر ایک صاحب نظر کو نظام عالم میں برہی طور پر
 نظر آتی ہے کیا یہ نہایت سیدھا راستہ نہیں ہے
 کہ جس ترتیب سے خدا الہی صیغہ قدرت میں واقع
 ہیں اسی ترتیب سے صیغہ الہام میں بھی واقع
 ہوں سو ایسی عمدہ اور برکت ترتیب رحمت
 کہ حقیقت میں انہیں نہ ہوں کا کام ہے کجی
 بصیرت اور بعد از مدت دونوں کی بالائی رہی
 میں۔ ص
 چشم اندیش کہ بر کند و باد
 چپ گناہ ہر شش در نظر
 اب ہم ہر تحریر کو دو دہر کر اس بات کا کرتے
 ہیں کہ جو کچھ خدا تعالیٰ نے سورۃ حمد میں یہ
 الظہین کی صفت سے دیکھا مالک یوم الدین کہ
 بیان فرمایا ہے یہ حسب تصریحات قرآن فرماتا
 ہمارا مایشان صدقین ہیں جگہ اس جگہ کہ
 بیان کرنا فریض صحت کہ پہلی صداقت ہے کہ
 کہ خدا تعالیٰ رب الظہین ہے یعنی عالم کے
 اشارہ میں سے جو کچھ جو ہے سب کا رب اور
 مالک خدا ہے اور جو کچھ عالم میں نمودار ہو چکا کہ
 اور دیکھا جاتا ہے یا تو وہ یا جسے یا عقل اسے
 محیط ہو سکتی ہے وہ سب چیزیں مخلوق ہی ہیں
 اور کسی حقیقی جو ایک ذات حضرت ابرہائی
 کے اور کسی چیز کے لئے حاصل نہیں عرض عالم
 پر جس چیز اور مخلوق اور خدا کی پیدائش ہے
 اور کوئی چیز اور اس کے عالم میں سے ایسی نہیں
 کہ جو خدا کی پیدائش نہ ہو اور خدا تعالیٰ اپنی
 ربوبیت نامہ کے ساتھ عالم کے ذرہ ذرہ پر
 تصرف اور حکمران ہے اور اسکی ربوبیت
 ہر وقت کام میں لگی ہوئی ہے یہ نہیں کہ نہایت
 دنیا کو بنا کر اس کے نظام سے ایک ہر چیز
 اور اسے خیمہ کے قاعدہ کے ایسا سپر رکھتا ہے
 کہ خود کسی کام میں دخل بھی نہیں دیتا اور جسے
 کوئی مل جہد جائے جائے کے پیر بنا ہوئے
 سے ہے ملاکہ ہو جاتی ہے ایسا ہی مصروفیات

صانع حقیقی سے ہے ملاکہ ہیں جگہ وہ رب
 ان میں اپنی ربوبیت نامہ کی آب پاشی ہوتی
 برابر تمام عالم پر گردش ہے اور اسکی ربوبیت کا
 سینہ الامتثال نامہ عالم پر نازل ہو رہا ہے اور
 کوئی ایسا وقت نہیں کہ اس کے رشح فیض سے
 خالی ہو بلکہ عالم کے ہر حصے کے بعد ہی اس مبداء
 فیوض کی فی الحقیقت بلا ایک ذرہ غفلت کے
 ایسی ہی حاجت ہو کہ گویا ایک ملک اس نے کچھ
 ہی نہیں بنایا اور یہاں دنیا ہے جو دور دور
 کیلئے اسکی ربوبیت کی محتاج تھی ایسا ہی اپنے
 بقا اور قیام کیلئے اسکی ربوبیت کی
 حاجت ہو رہی ہے جو ہر دم دنیا کو سنبھالتے ہوئے
 ہے اور دنیا کا ہر ذرہ اس سے نرانا رہتا ہے اور
 وہ اپنی مرضی اور ارادہ کے موافق ہر چیز کی اپنی
 کرنا ہے یہ نہیں کہ بلا ارادہ کسی نے کی ربوبیت
 کا موجب ہو عرض کیا کہ قرآنی کے روئے جگہ
 لہ صبح بیان کر رہے ہیں اس صداقت کا ہے
 شہادت ہے کہ ہر ایک چیز کہ جو عالم میں پائی جاتی
 ہے وہ مخلوق ہے اور اسے تمام کائنات اور
 اپنے تمام حالات اور اپنے تمام اوقات میں
 خدا تعالیٰ کی ربوبیت کی محتاج ہے اور کوئی
 روحانی یا مادی ایسا کمال نہیں ہے جسکو کوئی
 مخلوق خود خود اور بغیر ارادہ خاص اس مخلوق
 مطلق کے حاصل کر سکتا ہو اور نیز حسب توضیح
 اسی ہم پر کہ اس صداقت اور ایسا ہی
 دوسری صاف باتوں میں یہ سچ بھی ملحوظ میں کہ
 رب الظہین یعنی منصفین کہ خدا تعالیٰ میں پائی
 جاتی ہیں یہ اسی کی ذات واحدہ شریکے خاص
 ہیں اور کوئی دوسرا شریک نہیں جیسا کہ
 اس سورۃ کے پہلے فقرہ میں نے لکھا ہے
 میں یہ بیان ہو چکا ہے کہ تمام عالم طبی سے
 خاص ہیں دوسری صداقت رحمان ہے کہ
 بعد رب الظہین بیان فرمایا گیا اور جس کے
 سننے جیسا کہ ہم پہلے بھی بیان کر چکے ہیں یہ
 کہ جہد رہا ہمارے میں خواہ وہی شعور اور خواہ
 خیر و ذی شعور اور خواہ نیک اور خواہ بد
 سب کے تمام اور بقا و وجود اور تھکے
 روح کیلئے اور انکی تکمیل کیلئے خدا تعالیٰ نے
 اپنی رحمت عامہ کے ذریعے ہر ایک قسم کے
 اسباب مطلقہ میں سر کر دیئے ہیں اور ہر چیز
 میں سر کر رہا ہے اور یہ صلیغ غرض ہے کہ جو
 کسی حال کے عمل پر توقف نہیں دیکھتی مثلاً
 رحیم ہے کہ جو بعد رحمن کے مذکور ہے جسکے سننے
 یہ ہیں کہ خدا تعالیٰ اسی کو نواز کر ہی پر مقرر تھا
 رحمت خاصہ شریک حصہ شریف کرتا ہے تو

کہ کوئی ان کے گناہ پر تائب نہ آئے انکے دلوں کو
 دیا ہے کہ کب کب کب کب دلوں کیلئے ہوئے
 جو تھی حد اقل جو سورۃ فاتحہ میں مندرج
 ہے مالک یوم الدین ہے یعنی کہ ان کمال
 جہاں اسکا جو ہر ایک قسم کے امتحان کا بتلا
 اور تو سب اسباب غفلت اور اسے منور ہے
 اور ہر ایک کدورت اور غفلت اور غفک
 اور شبہ اور نقصان سے پاک ہے اور قیادت
 عقلی کا مظہر ہے اس کا مالک ہی وہی اللہ
 قادر مطلق ہے اور وہ اس بات سے ہرگز
 عاجز نہیں کہ اپنی کمال جزا کو جو دن کی طرح
 روشن ہے بطور میں لادے اور اس
 صداقت عقلی کے ظاہر کرے جسے حضرت تاج
 کا یہ مطلب ہے کہ ہر ایک نفس پر بطور
 حق البقین اور مفضل ذیل کیل پائین
 اول یہ ہرگز جزا اسکا ایک عالمی اور عقلی
 امر ہے کہ جو مالک حقیقی کی طرف سے اور
 اسی کے ارادہ خاص سے بند و پیر وار ہوگا
 ہے اور ایسا کمال جانا دنیا میں ممکن نہیں کیونکہ
 اس عالم میں یہ بات عام ہو کہ جو کچھ ظہر میں
 ہوئی کہ جو کچھ خیر و شر و رحمت و رنج پہنچ
 رہا ہے وہ کیوں پہنچ رہا ہے اور کس سے
 حکم و امتیاز سے پہنچ رہا ہے اور کسی کو ان
 میں لے کر یہ آقا نہیں آئی کہ وہ اپنی جزا پر
 اور کسی پر بطور مشہور و محسوس شگفتہ نہیں
 ہوتا کہ جو کچھ وہ ہیئت رہا ہے حقیقت میں
 وہ اس کے علموں کا دل ہے۔ وہ سرے
 اس صداقت میں اس امر کا کہنا مطلوب ہے
 کہ اسباب مادیہ کچھ چیز ہیں میں اور فاعل
 حقیقی خدا ہے اور وہی ایک ذات عقلی
 ہے کہ جو جمیع فیوض کا سبب اور ہر ایک جزا
 سب کا مالک ہے۔ نیز سے اس صداقت
 میں اس بات کا ظاہر کہ نامعلوم ہے کہ سادات
 عقلی اور نقادیت عقلی کیا چیز ہے جسے سادات
 عقلی وہ فوٹ عقلی کی حالت ہے کہ جب وہ
 اور سرور اور لذت اور راحت ان کے
 تمام ظاہر و باطن اور حق اور جان پر محیط ہوگا
 اور کوئی حضور اور فوٹ اس سے باہر نہ ہے
 اور نقادیت عقلی وہ عذاب الیم ہے کہ جو
 یا عذاب اہل الی اور ناپاکی اور بعد اللہ
 کے دونوں سے متعلق ہو کہ دونوں پر متعلق ہے
 اور تمام وجودی انوار و اسطر معلوم ہو
 اور یہ تجلیات عقلی اس عالم میں ظاہر
 نہیں ہو سکتیں۔
 بالی اسینہ

(میں)

حضرت جبرائیل علیہ السلام کی تقریر حلیۃ النور کی تقریب پر

(اگر وہ شامت سے آئے)

بہر تو ممکن ہے کہ ہزاروں ہزار انسان مل کر ہونیکا
دھواں کریں اور شامت نبوت اور کلام الہی کی بکثرت
قائم کر لیں۔ اس سے یہ ضروری امر ہے مگر ضرورت
میں منقطع بالذات ایک اور امر ہوتا ہے جو خاص
نہیں ہے۔ یہ شخص ہوتا ہے۔ اور یہ قاعدہ کی بات
ہے کہ جب کوئی شے آتی ہے تو اس کے لوازم اس کے
ساتھ ہوتے ہیں۔ یہ نہیں کہ وہ لازم سے الگ ہو
سکاں۔ جب کہ ان کے لوازم کے لوازم ساتھ ہی ہوں
برقم کے برتن۔ ہائی پیاٹک کہ خدایا ہی وہ ہیں
کے۔ اس طرح یہ لوگوں کی نبوت، اس کے ساتھ ہی ہوں
میں اور خود ان کے ایک۔ یہی ہے کہ کلام نفسانی کا
سلسلہ الکل قائم ہو جاتا ہے اور یہ امر اصل کیفیت
کے لوازم میں سے ہے اور اس کے آثار و علامات
کی دیکھو۔ پیشگوئیاں ہوتی ہیں جو خود اٹھائے انہیں
مطالعہ کرتا ہے۔

یہی یاد رکھو کہ نبیوں کا ایک اور نام آسمان
ہوتا ہے جس سے دوسرے لوگ تشناہی نہیں
ہوتے اور بعض وقت جب وہ آسمانی نام دنیا
میں پیش ہوتا ہے تو لوگوں کو ٹھوکر لگ جاتی ہے
مثلاً میرے ہی معاملہ میں خدا نے میرا نام مسیح
ابن مریم ہی رکھا ہے۔ بعض نادان احقرین
کو ہے کہ یہ نام تو عظام احمد (عظیم الشان)
والسلام الہی ہے۔ وہ اس راز کو سمجھ نہیں
سکتے یہ اسرار نبوت میں سے ایک بات ہے۔

محل

جب وہ تو قسم کے جو کلمے ختم ہوجاتے ہیں
تو پہرول بولتا ہے۔ ہر وقت بولتا رہتا ہے۔ حرکت
کرتا ہے تب ہی اس سے آواز آتی ہے۔ یہی
وجہ ہے کہ ہزاروں ہزار لوگ اس کے پاس اور اور
قسم کی باتوں میں مشغول ہوں۔ یہ اس سے اس سلسلہ
میں لذت پاتا ہے۔ اور اسے عجیب سے کلام
کرتے ہیں۔ معروف ہوتا ہے۔ یہی وجہ اس کی سمیت
قلب کی ہوتی ہے کوئی شہود شر اس کو پرانہ نہیں
کر سکتا۔ عام طور پر ایک عاشق ہوتا ہے کہ وہ
اپنی عشق اور محبوب کے حسن و جمال پر پوری
اظہار پاتا ہے اور ہر وقت اس سے کلام کرتا ہے
یہی سب کچھ ہے۔ اور یہ خواہشیں ذہل میں
مگر خدا تعالیٰ کے سامنے ہوتی ہیں کہ خدا تعالیٰ
اور اس کے فضل میں گم شدہ ہو۔ اس کی ان چیزوں

اور طاق حاشیوں کے مشق سے کہیں بڑھ کر آئے
ہر جوش۔ کچھ نہیں۔ کیونکہ وہ خدا ہے جو
چمکتے والوں کی طرف جھکتا ہے۔ یہاں تک کہ اس
زیادہ توجہ کرتا ہے۔ خدا کی طرف آنے والا اگر سبلی
جال ہے چلتا ہے تو اس کے لئے اس کی طرف دور
کرتا ہے۔ یہ پس ایسے خدا کی طرف جس کی توجہ ہو
جاسکے اور وہ اس کی محبت میں کہو یا جاسکے
وہ محبت اور عشق الہی کی آگ ان آتشی اور
نفسانی خیالات کو جلا دیتی ہے۔ یہ ان کے اندر بھی
نا اطلاق ہو جاتی ہے اور پاک خلق جو دوسرے
شرع ہوتا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کا خلق ہوتا ہے
دوسرے ملک میں یہی کہہ سکتے ہیں کہ یہ وہا
کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کو جواب دیتا ہے۔
پس یہ ایک کمال نبوت ہے اور انصاف
عظیم سے کہ کیا گیا ہے۔ اس سے سب انسان
انہما بقرآن الشریف جبرائیل علیہ السلام
کی دعا مانگتے تو اس کے ساتھ ہی یہ امر میں نظر
رہے کہ اس کمال نبوت کو حاصل کرے۔
پھر دوسرا کمال صدیقوں کا کمال ہے
صدیق مبالغہ کا صیغہ ہے۔ یعنی جو بالکل
راستبازی میں قائم رہے ہو۔ اور کمال درجہ کا
پابند راستبازی اور عاشق صادق ہو۔ یہی
وقت وہ صدیق کہلاتا ہے۔ یہ ایک ایسا
مقام ہے جب ایک شخص اس درجہ پر پہنچتا
ہے تو وہ ہر قسم کی صداقتوں اور راستبازیوں
کا مجموعہ اور انکو کشش کرنا والا ہوتا ہے
جس طرح پر آتش شیشہ سورج کی شعاعوں کو
اپنے اوپر جمع کر لیتا ہے۔ یہی طرح ہر صدیق
کمالات صداقت کا جذبہ کرنے والا ہوتا
ہے۔ بقول شخصے۔

زر زر کشد در جهان گنج گنج

جب ایک شخص بہت بڑا ذخیرہ پیدا کر لیتی ہو
تو اس قسم کی پیشاد کو جذبہ کر لیتی تو
اس میں پیدا ہو جاتی ہے۔

صدیق کے کمال کے حصول کا نسخہ یہ ہے
کہ جب وہ اپنی کمزوری اور ناداری کو دیکھ کر
اپنی طاقت اور عشیت کے موافق اپنا لشکر
نفسد کرتا ہے اور صدق اختیار کرتا ہے
جو بڑے کو ترک کر دیتا ہے اور ہر قسم کے جس
اور پیری سے جو جوہر کے ساتھ وابستہ
ہوتی ہے دور ہٹا لیتا ہے اور عہد کر لیتا ہے
کہ کسی جوہر نہ ہو۔ وہاں گاہی وہی دون گاہ
اور جذبہ نفسانی کے رنگ میں کوئی ہونے کا نام نہ
کون گاہ نہ ہو۔ طور پر کسب خیر کے لئے نہ دفع
شر کے لئے بے کسی نہ ہو اور حالت میں یہی چیز

کو اختیار نہیں کر دے گا۔ جب اس حد تک وعدہ
کرتا ہے تو گویا ایسا کعبہ پر وہ ایک خاص
عمل کرتا ہے اور وہ عمل ایسا درجہ کی عبادت ہی
ایک نکتہ سے آگے آتا ہے۔ استعین ہے
خواہ یہ اس کے سونہ سے لکھے یا نہ لکھے لیکن اس کا
جو وعدہ العیوض اور صدق اور راستی کا
جستہ ہے اس کو ضرور دے دے گا اور صداقت کے
اسے اصلی اور حقائق اس پر لکھ دے گا۔ یہ قاعدہ
کی بات ہے کہ کوئی تا جرحہ اچھے، مہربان پرہیزگار
ہے اور استبازی اور دیانتداری کو مانگتا ہے
نہیں دیتا اگرچہ وہ ایک پیسہ سے تجارت کرے
اسد قاعدہ اس کے ایک پیسے کے ہا کہوں ہا کہہ
رو پیدا کرتا ہے۔

اسی طرح یہ جب عام طور پر نہان راستی اور
راستبازی سے محبت کرتا ہے اور صدق کو اپنا شعار
بانتا ہے تو وہی راستی اس عظیم الشان صدق
کو پہنچاتی ہے جو خدا تعالیٰ کو دیکھا دیتی ہے۔
اور وہ صدق جس قدر کم ہے اور وہ صدق
انصاف سے اس عہد کے ملکی ذات ہے ایسا
ہی خدا تعالیٰ کے سامنے درجہ حق اور صدق
ہوتے ہیں پس وہ اس صدق تک پہنچ جائے
میں تب ان کی آنکھ کھلتی ہے اور ایک خاص
بصیرت ملتی ہے جس سے معارف قرآنی کھلنے
لگتے ہیں۔

میں اس بات کے لحاظ کے واسطے کہی گیا ہے
ہوں کہ وہ شخص جو صدق سے محبت نہیں
رکھتا اور راستبازی کو اپنا شعار نہیں بناتا وہ
قرآن کریم کے معارف کو سمجھ ہی سکے اس واسطے
کہ اسے قلب کو مناسب ہی نہیں ہے تو صدق
کا چشمہ اس سے دور ہی پڑتا ہے جس کو
صدق سے محبت ہو۔

اور پھر یہی یاد رکھنا چاہئے کہ معارف قرآنی
صرف اسی بات کا نام نہیں کہ کسی کسی سلف کو ملے
بیان کر دیا اس کی تو وہی مثال ہے

گاہ ہاشد کہ کود کے نادان

بغلط برہوت زند تیرے
نہیں قرآن حقائق اور معارف کے بیان
کر کے لئے قلب کو مستعد اور کشش اور
تعلق حق اور صدق سے ہو جاتا ہے پھر یہاں تک
اس میں ترقی اور کمال ہوتا ہے کہ وہ مابین خلق
عن الہی کا مصداق ہوتا ہے۔

اسی نگاہ جب پڑتی ہے صدق پر ہی پڑتی ہو
اس کو ایک خاص نبوت اور امتیازی طاقت دی
جاتی ہے جس سے وہ حق مطلق میں فی الفور
امتیاز کر لیتا ہے۔ یہاں تک کہ اسے ظہر میں ایک

تو تہ جاتی ہے جو یہی تیز حس ہوتی ہے
کہ اسے دور سے ہی باطل کی بو آ جاتی ہے
یہی وہ تیز ہے جو لا یبسیہ الا المظہر
میں رکھا گیا ہے۔ حقیقت میں جب تک انسان
جوہر کو ترک نہیں کرتا وہ مظہر نہیں ہو سکتا۔
تا بار و نیاز رکھتے ہیں کہ جوہر کے بغیر
گزارہ نہیں ہوتا۔ یہ ایک بیہودہ کوئی
ہے اگر کچھ سیکھتا رہے نہیں ہو سکتا
تو جوہر سے ہرگز نہیں ہو سکتا۔ اس میں
ہے کہ جب بخت خدا کی قدر نہیں کرتے
وہ نہیں جانتے کہ خدا تعالیٰ کے فضل کے
جو ان گزارہ نہیں ہو سکتا۔ وہ اپنا صبر
اور مشکل کشا جوہر کی نجاست کو سمجھتے
ہیں۔ اسی لئے خدا تعالیٰ نے جوہر کو
توں کی نجاست کے ساتھ وابستہ کر کے
قرآن کریم میں بیان کیا ہے۔ یقیناً سمجھ کر
ایک قدم کیا ایک سانس ہی خدا کے فضل
کے بغیر نہیں لے سکتے۔ ہمارے جسم میں
کیا کیا تو لے ہیں لیکن کیا ہم اپنی طاقت
سے کیا کر سکتے ہیں؟ کچھ ہی نہیں۔

جو لوگ اپنی کوتاہی پر ہر وعدہ کو لے ہیں
اور خدا تعالیٰ کو چور لے ہیں ان کا انجام اچھا
نہیں ہوتا۔ اس کے بعد میں نے نہیں میں کہ ہا نہیں
تو اگر کچھ ہے کا نام خدا پر ہر وعدہ ہے ہا ہا
سے کام لینا اور خدا تعالیٰ کے عطا کردہ قوتی
کو کام میں لگانا یہی خدا تعالیٰ کی قدر ہے
جو لوگ ان قوت سے کام نہیں لیتے اور
شر سے کہتے ہیں کہ ہم خدا پر ہر وعدہ کرتے
ہیں وہ ہی جوہر ہیں وہ خدا تعالیٰ کی
قدر نہیں کرتے خدا تعالیٰ کو آزماتے ہیں۔
اور اس کی مٹا لی ہوئی قوتوں اور طاقتوں
کو تو قرار دیتے ہیں اور اس طرح اس کے حضور
شوخی اور گستاخی کرتے ہیں۔ اپنا وہ بعد
کے مفہوم سے دور جا پڑتے ہیں اس میں
نہیں کرتے اور ایسا کب تستعین
کا ظہر جاتے ہیں۔ یہ سنا سنا نہیں
جہاں تک ممکن اور طاقت پر رعایت
اسباب کر کے لیکن ان اسباب کو اس
معبود اور مشکل کشا قرار نہ دے بلکہ
لیکر ہر قوتیں الی اللہ کرے اور اس بات
پر عبادت شکر بجالائے کہ اس خدا نے وہ
قوتے اور طاقتیں اس کو عطا فرمائی ہیں۔

(باقی آئندہ)

حضرت شیخ الاسلامی فرمائی

تقبل نظمہ (۲۷۲ ج)

خبر کی اطلاع ہو چکنے کے بعد اعلیٰ حضرت تشریف
 لائے۔ پھر سے آئے ہوئے جہانوں نے
 شرف زیارت پایا۔ ان بعد حضرت مخدوم
 اعلیٰ مولوی عبدالعزیز صاحب نے بابو
 عطاء الہی صاحب پیشین باشر کی طرف سے
 حصول عبادت کے لئے عرض کیا۔ آپ نے
 بابو عطاء الہی صاحب کو بلا کر فرمایا۔
 کہ جسی جان۔ جولائی و غیرہ مہینوں
 کوئی موقع بیان رہے کے لئے نکالنا
 چاہئے۔ آئندہ جب رفعت لوتوب
 مہینوں کو مد نظر رکھ لیا۔

الحکیم بعد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص
مصر کا وہ خطہ اختیار کرے جس میں شلح کرے کو میرا وارث
اور میرا ایک مضمون ہو گا کہ یہ ہے (اسیہ اس
خط کی طرف اشارہ جو نسبہ امیر مصر
پر درج ہے) اگر خطہ بہت اچھا کیا
دیکھ کر اس نے اس خطہ کے لئے فرمایا
ستغفار کثرت سے پڑھا کرو۔ اور نماز
میں یا مئی یا قیوم یا شفیق یا رحیم یا رحیم الرحمن
پڑھا کرو۔

چھرا میں نہ عرض کیا کہ استغفار کتنی مرتبہ پڑھوں
فرمایا کوئی تعداد نہیں کثرت سے پڑھو یہاں تک
کہ ذوق پیدا ہو جاوے اور استغفار کو منتہی
کی طرح نہ پڑھو بلکہ کھجور کے پانی ہو جو وہ اپنی زبان میں
پی ہو اگلے صفحہ یہ ہیں کہ اسے اشد مجھ لگا ہوں
تکسیر کے تجویز سے محفوظ رکھا اور آئندہ لکھا ہوں
سے ہوا

نزلان بعد خاکسار ایڑا اٹھکے مولوی شریف
 ہر صاحب کے صاحبزادے کے دعا کے واسطے
 عرض کیا۔ فرمایا انا خلافتی کیلئے۔ انکو لکھ دو
 کہ یاد دلاتے ہیں۔ اور یہ وہ خواب ہیں کیا
 جو سی و سبھی کے سامنے ہو چکا ہے۔
 کے بعد آج نادیا جماعت ادا کی۔ سارے محل کے مفتی
 تشریف لے گئے۔ حضرت اقدس شہر کی سنتیں پڑھا
 پھر جا کر پڑا کرتے ہیں۔ (تیسرا)
 سونہ اسوی عبدالمکرم صاحب نے کیا کیا کہ جنت
 ثباتا لوی زبانی یہ جاری تھا جو حضرت کا مقام ہے۔
 اہل زمین و آسمان ہمارے غلام بلکہ غلاموں
 کی غلام ہے۔ جو حضرت سے شرف لائے کہ مجھے یہ بات
 چودھری رحیم علی
 اٹھکے ساتھ اور کچھ سن تھا۔

قبل ظہر (یکم ابریل ۱۹۰۵ء)

اعلیٰ حضرت تاجۃ الدین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تحریر فرمائی۔
 لکھا کہ اگر حضرت کے بعد میری طبیعت غریب ہو جائے
 میں اپنے شام کو کہہ نہیں سکتا
 مولانا مولوی عبدالکرم صاحب علیہ السلام نے کثرت
 پیشاب کی دو تین دن سے پیش شکایت ہوئی
 اور آج صبح حضرت کے منہ کا قارورہ نکل کر
 پھینکا تھا جو کتبہ مقدار میں تھا اس کے متعلق مولوی
 عبدالکرم صاحب کو مخاطب کر کے جو کتبہ فرمایا
 اس سے آج کمال شفقت اور ہمدردی کا ثبوت
 تھا ہے اس لئے میں خلاصہ اسے پہنچا دیا ظہر
 راج کرنا ہوا۔

فرمان میں آپ کا پیشاب دیکھ کر بہت حیران ہو گیا
بہت فوری سے بعد دعا ہی شروع کر دی اور نشانہ
بہت دیکھا کہ ان کا گھٹنے جو کچھ کہہ کر پیشاب
نکلتا ہے بہت میں ہاتھوں ان کے ساتھ ٹکلیف ہوتی
تھی گھٹنا تھوڑے اور پتہ لیون میں درد ہونے لگا تھا
بہت کچھ پانی اور کھیر پیتا جو جاتی ہے پینے اور وہ
بہت کچھ اس رسا کو ختم کر رہے تھے بعد کچھ دنوں
میں وہ مایہ نگر ہو گئے۔

میں نے جو کوئی آپ کو بتا کر دیا ہے وہ سب سچ ہے
 آپ اسکا شکلی کریں میں اسے سیدھا کر دوں
 دے پراورد و الہیاء ہو سکتی ہے، آپ دودھ کو
 دے مٹن دے اس مرض میں بہت مفید ہے اور میں
 شاتر آندہ بہت دوا کر دیتا ہوں۔

کہے اس پیشاب کو دیکھ کر مجھے تو حیرت ہی ہوئی
 یہاں تک کہ اس کے ساتھ تین دنوں میں نہ
 تھک کر آؤں نہ کسی معلوم نہیں ہو کہ اگر کچھ
 اس پر حضرت مولانا کوئی قید کر رہے تھے
 کہ اگر حضور کی دعا ہی جس سے وہ رستہ
 میں حاضر ہو جائوں۔ وہ بعض اوقات قریب
 شہر ہوتا ہوا

پھر حضرت اقدس سفر لایا کہ میں بیت و مالک کا
 اور یہاں تک عرض کیا کہ حضور کی عاقبت ہوتی ہے
 یا عاقبت ہوتی ہائی جو جب میں آپ کے لئے دعا کرتا
 ہوں میں آپ سے مراد کان فی عون الخیر کان
 فی عونہ جو ہے یہاں کہ دعا کرتا ہے اور دعا
 دعا دعا ہو ہوتا ہے

میں کے بعد فرمایا اے اہل ایمان ہوتا ہوا کھانا
 خداوند تعالیٰ کے کلام میں یہ عجیب بات ہو
 کہ بعض اوقات میری خوشی میں ترکیب برآورد
 ہوتی ہے مگر خدا تعالیٰ کے حکمت فوہش ہے۔

طاہر کو کسی ناز نہیں کیا ہے بلکہ یہ بھی ایک ایسا
سوا تھا یا تو علیحدہ زمانہ جس میں
تحد اس کے بعد آجیٹ ناز خیریت کے
ساتھ ہر کہہ فوہو کا آواز سن رہے تھے

معاشرت پر اعلیٰحضرت تجلی کا
ایک خط

ذیل میں اہل حضرت محمدؐ کے موصوفے
 علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک خط میں مذکور
 کرتا ہوں۔ یہ خط بروز جمعہ ۱۰ شعبان ۱۰۱۸
 صاحب فرمودہ لکھا گیا ہے۔ اس میں کئی
 تاریخی حقائق، یہ خط نشانہ باری ہمارے
 اکثر فراموشی سے نہایت ہی مفید اور اہم
 ہے۔ اگر اوجہ تلافی کے کہ میں شخص کے پاس
 حضرت اہل علیہ الصلوٰۃ والسلام کے
 کرامت و اہمات ہوں اور بہت ہی اہل
 باقتل ضرور سمجھتا ہوں کہ ان مکتوبات میں
 مرقب کرتا ہوں۔ اور متفرع و دوستانہ
 نہ صرف کہ مکتوفہ ہو جائیں گے بلکہ سب
 فائدہ کا موجب ہوں گے۔ آمین

بسم الله الرحمن الرحيم

محلی انوکھ میں شہیدیت ملیت ایسا حب وطن
 سے مراد ہے کہ درخت اللہ در کاتہ ایسا حب وطن
 بندہ از ہوئے کہ پر نیا نیا جو حکومت میں کہ
 اب کہہ یا یا نہیں دنیا کی خیال اگر جواب
 کہہ یا گیا نہ اب بافت تھکیت ہی سے کہ
 بعض سے کہ ہے دوستوں کی زبان میں
 اب سے تھکن انہوں اور محبت اور میں تھکن
 میں نہ کہ کہ اور معاشرت میں جو ہوں اور
 سے کرنی چاہئے کہ بعد آپ شدت رشتے میں
 بنا و غضب کے اشتغال میں بعض اوقات اعتدال
 ہوا کہ وہ نہیں رہتے میں سے اس شکایت کو
 نظرت نہیں دیکھا کہ اول تو ہاں کہ نہیں
 آپ کی تمام صفات حمیدہ و سکے قابل اور ملی
 سے کہتے میں اور دوسری جو کہ مردوں کو
 و غیر ایک کو نہ حکومت تمام بڑی سے دیکھی
 ہے اور ذرا ذرا کی باتوں میں تاویب کی
 ہوتے یا غیرت کے تقاضا سے وہ اپنی حکومت
 استعمال کرنا چاہتے ہیں مگر چونکہ خدا تقاضا
 کے کہ اس لئے اللہ علیہ وسلم کے عورت
 کے ساتھ معاشرت کے بارے میں نہایت مکرر

برداشت کی تاکیک ہے اسلئے میں نے تھوڑی
 سبھا کر آپ جیسے رشید اور سفید کو اس تاکیک سے
 کشف اللیل کر دیا اور بدلتا نہ فرماتا ہے
 عاشق و اهلین بالمعرفت اپنے اپنی بیویوں کے
 تم ایسے معاشرت کرو جس میں کوئی امر خلاف اخلاق
 ضرورت کے نہ ہو اور کوئی دشمنانہ حالت نہ ہو
 بلکہ ان کو اس مسافر خانہ میں اپنا ایک دلی فریضہ
 اور احسان کے ساتھ معاشرت کرو اور رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ہر ایک خفیہ کو
 باہر لے بیٹھنے سے تم میں سے کثیر و انسان ہے جو
 بوی سے بگی سے پیش آئے اسے اور میں معاشرت
 کے لئے اس قدر ناگوار ہے کہ میں اس خط میں لکھ
 نہیں سکتا عزیز من انسان کی بوی ایک سکین
 اور ضعیف عجز جسکو نہ اس کے جوہر کر دیا اور
 وہ دیکھتا ہے کہ ہر ایک انسان اس سے کیا معاملہ
 کرتا ہے فری برقی چاہئے اور ہر ایک وقت
 دل میں یہ خیال کرنا چاہئے کہ میری بوی ایک
 سلطان عزیز ہے جسکو خدا تعالیٰ نے میرے سپرد
 کیا ہے اور وہ دیکھتا ہے کہ میں کیا کر رہا ہوں
 میں خدا کی پکارا ہوں اور میں ایک خدا کا
 بند ہوں اور یہی ایک خدا کی بندگی ہے مجھے
 اس کو کسی دنیا فانی سے خون غدار انسان میں
 بنا چاہئے بیویوں پر حکم کرنا چاہئے اور ان کو
 دین سکھانا چاہئے اور حقیقت میری عقیدہ
 ہے کہ انسان کے اخلاق کے استعمار کا پہلا
 بونہ اس کی بوی سے میں جب بھی اتفاقاً آپ
 ذرہ درستی اپنی بوی سے کہوں تو میرا بدن
 کانپ جائے گا کیونکہ شخص کا خدا سے صدا
 کو اس سے میرے حوا کی ہے شاید نصیحت پہن
 کہ میرے اسباب حاجت میں ان کو گستاخوں کہ
 تم اپنی نماز میں میرے لئے دعا کرو اگر میرے
 غلام مرض حق قتل ہے تو مجھے صاف
 فرادین اور میں بیت کرتا ہوں کہ ہم کسی غلام
 غلام میں مبتلا ہو جائیں سو میں امید رکھتا ہوں
 کہ آپ بھی ایسی ہی کریں گے ہمارے سید و ولی
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کشف اللیل اپنی بیویوں
 سے حکم کر رہے تھے زیادہ کیا لکھوں۔ والسلام
 خاکسار غلام احمد

پہلی سہ ماہی گزری چکی ہے معاذین تو مجھ
کیرین وی پی جاری ہو رہے ہیں وصال
فرادین

قرأ ودين

بھونچال

ہوئی پہلی شہزادہ منگل کے دن کی ہنگام
 مچے مڑتوں یاد رہے گی۔ چہرہ مگر وہ منٹ
 گذرے سے تھے اور سترے لوگ اپنے بہترین پر
 نیم خوابی میں گڑا میاں کے سہ پہر تھے اور ستر
 زبرد دل عہد انتہائی میں مصروف تھے، گڑ
 شمال کی جانب ایک غیر معمولی آواز گڑا گواہ
 کی سی مٹانی دی جن لوگوں کے مکانات لب
 سڑک واقع تھے، ان سب نے اسے گواہوں
 کے گزرنے کی آواز سمجھا سگور حقیقت وہ
 گواہوں کی آواز نہ تھی۔ بلکہ وہ جوش نہیں کاخبر
 تھا، جو پہلے آواز اور زلزلہ کی آمد کی خبر دتا تھا
 بطور جھارک تھا، اس کا آنا تھا، کہ چند سیکنڈ
 بعد آنا ختمی زلزلہ کی وہ شدید حرکت محسوس
 کر امان! امان! آواز آئے اور کچے مکانات
 بالا خانے، گتہ، کس، مینار، چیمین۔
 نرجیان چیمین غرض سارا شہر ہی کل
 کائنات سیت یوں جھٹکے کہا رہا تھا۔ جیسے
 کوئی شخص سیری پر چڑھ کر سیر جہاں نے کیلئے
 اوکو زور سے جھٹکا دیتا ہے جن لوگوں کے
 ایک منزل مکان تھے وہ تو بے حواس ہو کر گھروں
 سے نکل پڑے کہ کہیں چیمین کے نیچے اگر وہ
 مائیں۔ مگر جو لوگ دوسری تیسری منزل کی چیمین
 پر تھے، ان کے مکان بندہ لے کی طرح ڈھل
 رہے تھے، وہ کی کیفیت دل کا خیال کر دہی وہ
 بندہ وہ دامن تھے کہ جھٹکتا تھا کہیں بائیں کو
 بچوں کا سمجھنا ماذن کا رونا کھانا انسان کا
 اللہ کے حضور میں گڑا گواہ، مگر پھر بنا خلقت کا
 شور و غل پر نہروں کا گہرا گڑا گواہ ڈو ڈو مٹی منٹ
 میں خواب جو نہاں کی طرح سب گہرے گھوندا امرو
 ڈو ڈو مٹی منٹ میں ہی بے انتہا تباہی اور بربادی
 ظہور میں آئی شہر کے بے تعد مکانات گڑا گواہ
 دیواریں شش بہر گشتیں چیمین چیمین سرکاری
 عمارات اور دفاتر کو سخت صدمہ پہونچا سب کے
 ہٹیشن کے بعض کمروں اور لاہور کے جدید جائزہ
 ٹاؤن ہال کے ایک حصہ کا حال ہوا کہ جسے
 کشمکشات کہنا بالکل بجا ہے لڑکپوں کے
 دکنوہ گول گول کی عایشان عمارت کو بھی
 سخت صدمہ پہونچا کہ وہ آئندہ کام کے قابل
 نہیں رہی۔ لاہور کی شہر سبھی سب کے سر
 میناروں کی رہ بھر جان ہی سرسبز ہوئیں۔
 جان کا نقصان ہی کچھ نہیں ہوا۔ چیمین

فیک اندازہ تو ہی معلوم نہیں ہوا، مگر جن
 مکانات کی زمین چیمین، دامن و دامن آویزی
 اور جو زمین سرد، کچے، جانور غرض چیمین
 کے نیچے تھے وہ بھی ہی ہے۔
 چیمین ہالی دیکھ کے دیکھ کر
 دوشین کے سچے ثابت کیا نہ کو
 زلزلہ کی حرکت شمال سے جنوب کو تھی، ایسا
 معلوم ہوتا ہے کہ یہ زلزلہ کوہ مالہ کے کسی اکثر
 غیر مرکز سے جنوب کی جانب چاروں طرف پھیلا
 دھنست تک دم دم زلزلہ کا زور پڑتا گیا،
 اور ایک آدھ منٹ تک دو ایک جھٹکے ایسے اور
 گتے تو لاہور سب دیرین ہو جاتا۔ ۵۰ منٹ بعد
 پھر ایک خفیف سی جنبش مٹی، اور چند سیکنڈ کے
 بعد تیسری دفعہ پھر زمین سے سانس مالا مال
 تمام شہر ایک منور قیامت میں گیا، اور لاہور میں یہ
 دن روئے دہوئے، تجھڑ، کھٹک، توتیت،
 عبادت، عزتوں کی حرمت دریافت کر کے
 خطوط کھینچے، اور آواز دہن میں گڑا، تار گرن
 خلاقی کا وہ ہجوم تھا، جیسا کسی میلہ میں دین کے
 حلق گہرے ہوا کرتا ہے، لاہور کے چارے چارے
 حرم سیدہ جو تقریباً ایک ایک صدی دیکھے ہوئے
 ہیں، کچھ میں مگر ہماری یاد میں کبھی ایسا زلزلہ
 نہیں آیا۔
 لاہور میں جو تار ضربیں باہر سے پہنچی ہیں، ان
 سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ زلزلہ ہندوستان کے جھڑپا
 میں ہی اس طرح محسوس ہوا ہے مگر خوش قسمتی سے
 سب جگہ اس شدت تک نہ پہونچیں۔
 دھرم سالہ میں اس سے مکانات کی بربادی اور حرکت
 بہت ہی زیادہ کم ہوئی، آئی، دامن بہت سے
 لوگ اور سمیں بھی ہلاک ہوئیں، اور تمام بازار برباد
 ہو کر بالکل تودہ خاک بن گیا۔
 اس کی قدرت کے اس خورشید نظارہ کو آدمی نظر
 حیرت سے دیکھے، اور سوچے، کہ انسان کی سستی کبھی
 بے ثبات ہے، اور دنیا کیسی بے بنیاد اور قار
 مطلق کو حرکت گل کائنات زمین و آسمان یکسا
 زبردست اقتدار حاصل ہے، کہ وہ کل کرہ زمین
 کو متحرک دیا تو، یہاں تک سمندر وں کے یوں
 اچھال سکتا ہے، جس طرح ہول کا کچھ کسی گنبد کو
 اچھالتا ہے۔ اس خدائی عالم اور رب العالمین کو
 کسی نہیں پہونچا ہے، وہ کیسے خوش قسمت
 لوگ تھے، جو اس زلزلہ سے پہلے فائدہ سے فائدہ
 ہو کر عبادت کلام الہی میں مصروف تھے، موت
 کا کوئی وقت مقرر نہیں، حکم الہی کو کسی نہیں پہونچا
 چاہے، اور آخرت کے لئے ہمیشہ نیک ہوں
 اور کبھی کبھی گھری جوں میں رہتی چاہئے، فحمان

قدی مبدہ خلقت خلق شی و ایش تر خجوں
 (تہذیب السنون)
تیز ناک لزلہ
 ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔ ۱۰۱۔ ۱۰۲۔ ۱۰۳۔ ۱۰۴۔ ۱۰۵۔ ۱۰۶۔ ۱۰۷۔ ۱۰۸۔ ۱۰۹۔ ۱۱۰۔ ۱۱۱۔ ۱۱۲۔ ۱۱۳۔ ۱۱۴۔ ۱۱۵۔ ۱۱۶۔ ۱۱۷۔ ۱۱۸۔ ۱۱۹۔ ۱۲۰۔ ۱۲۱۔ ۱۲۲۔ ۱۲۳۔ ۱۲۴۔ ۱۲۵۔ ۱۲۶۔ ۱۲۷۔ ۱۲۸۔ ۱۲۹۔ ۱۳۰۔ ۱۳۱۔ ۱۳۲۔ ۱۳۳۔ ۱۳۴۔ ۱۳۵۔ ۱۳۶۔ ۱۳۷۔ ۱۳۸۔ ۱۳۹۔ ۱۴۰۔ ۱۴۱۔ ۱۴۲۔ ۱۴۳۔ ۱۴۴۔ ۱۴۵۔ ۱۴۶۔ ۱۴۷۔ ۱۴۸۔ ۱۴۹۔ ۱۵۰۔ ۱۵۱۔ ۱۵۲۔ ۱۵۳۔ ۱۵۴۔ ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ۱۵۷۔ ۱۵۸۔ ۱۵۹۔ ۱۶۰۔ ۱۶۱۔ ۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴۔ ۱۶۵۔ ۱۶۶۔ ۱۶۷۔ ۱۶۸۔ ۱۶۹۔ ۱۷۰۔ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ ۱۷۳۔ ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ ۱۷۷۔ ۱۷۸۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰۔ ۱۸۱۔ ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴۔ ۱۸۵۔ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔ ۲۰۰۔ ۲۰۱۔ ۲۰۲۔ ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ ۲۰۵۔ ۲۰۶۔ ۲۰۷۔ ۲۰۸۔ ۲۰۹۔ ۲۱۰۔ ۲۱۱۔ ۲۱۲۔ ۲۱۳۔ ۲۱۴۔ ۲۱۵۔ ۲۱۶۔ ۲۱۷۔ ۲۱۸۔ ۲۱۹۔ ۲۲۰۔ ۲۲۱۔ ۲۲۲۔ ۲۲۳۔ ۲۲۴۔ ۲۲۵۔ ۲۲۶۔ ۲۲۷۔ ۲۲۸۔ ۲۲۹۔ ۲۳۰۔ ۲۳۱۔ ۲۳۲۔ ۲۳۳۔ ۲۳۴۔ ۲۳۵۔ ۲۳۶۔ ۲۳۷۔ ۲۳۸۔ ۲۳۹۔ ۲۴۰۔ ۲۴۱۔ ۲۴۲۔ ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔ ۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۷۔ ۵۲۸۔ ۵۲۹۔ ۵۳۰۔ ۵۳۱۔ ۵۳۲۔ ۵۳۳۔ ۵۳۴۔ ۵۳۵۔ ۵۳۶۔ ۵۳۷۔ ۵۳۸۔ ۵۳۹۔ ۵۴۰۔ ۵۴۱۔ ۵۴۲۔ ۵۴۳۔ ۵۴۴۔ ۵۴۵۔ ۵۴۶۔ ۵۴۷۔ ۵۴۸۔ ۵۴۹۔ ۵۵۰۔ ۵۵۱۔ ۵۵۲۔ ۵۵۳۔ ۵۵۴۔ ۵۵۵۔ ۵۵۶۔ ۵۵۷۔ ۵۵۸۔ ۵۵۹۔ ۵۶۰۔ ۵۶۱۔ ۵۶۲۔ ۵۶۳۔ ۵۶۴۔ ۵۶۵۔ ۵۶۶۔ ۵۶۷۔ ۵۶۸۔ ۵۶۹۔ ۵۷۰۔ ۵۷۱۔ ۵۷۲۔ ۵۷۳۔ ۵۷۴۔ ۵۷۵۔ ۵۷۶۔ ۵۷۷۔ ۵۷۸۔ ۵۷۹۔ ۵۸۰۔ ۵۸۱۔ ۵۸۲۔ ۵۸۳۔ ۵۸۴۔ ۵۸۵۔ ۵۸۶۔ ۵۸۷۔ ۵۸۸۔ ۵۸۹۔ ۵۹۰۔ ۵۹۱۔ ۵۹۲۔ ۵۹۳۔ ۵۹۴۔ ۵۹۵۔ ۵۹۶۔ ۵۹۷۔ ۵۹۸۔ ۵۹۹۔ ۶۰۰۔ ۶۰۱۔ ۶۰۲۔ ۶۰۳۔ ۶۰۴۔ ۶۰۵۔ ۶۰۶۔ ۶۰۷۔ ۶۰۸۔ ۶۰۹۔ ۶۱۰۔ ۶۱۱۔ ۶۱۲۔ ۶۱۳۔ ۶۱۴۔ ۶۱۵۔ ۶۱۶۔ ۶۱۷۔ ۶۱۸۔ ۶۱۹۔ ۶۲۰۔ ۶۲۱۔ ۶۲۲۔ ۶۲۳۔ ۶۲۴۔ ۶۲۵۔ ۶۲۶۔ ۶۲۷۔ ۶۲۸۔ ۶۲۹۔ ۶۳۰۔ ۶۳۱۔ ۶۳۲۔ ۶۳۳۔ ۶۳۴۔ ۶۳۵۔ ۶۳۶۔ ۶۳۷۔ ۶۳۸۔ ۶۳۹۔ ۶۴۰۔ ۶۴۱۔ ۶۴۲۔ ۶۴۳۔ ۶۴۴۔ ۶۴۵۔ ۶۴۶۔ ۶۴۷۔ ۶۴۸۔ ۶۴۹۔ ۶۵۰۔ ۶۵۱۔ ۶۵۲۔ ۶۵۳۔ ۶۵۴۔ ۶۵۵۔ ۶۵۶۔ ۶۵۷۔ ۶۵۸۔ ۶۵۹۔ ۶۶۰۔ ۶۶۱۔ ۶۶۲۔ ۶۶۳۔ ۶۶۴۔ ۶۶۵۔ ۶۶۶۔ ۶۶۷۔ ۶۶۸۔ ۶۶۹۔ ۶۷۰۔ ۶۷۱۔ ۶۷۲۔ ۶۷۳۔ ۶۷۴۔ ۶۷۵۔ ۶۷۶۔ ۶۷۷۔ ۶۷۸۔ ۶۷۹۔ ۶۸۰۔ ۶۸۱۔ ۶۸۲۔ ۶۸۳۔ ۶۸۴۔ ۶۸۵۔ ۶۸۶۔ ۶۸۷۔ ۶۸۸۔ ۶۸۹۔ ۶۹۰۔ ۶۹۱۔ ۶۹۲۔ ۶۹۳۔ ۶۹۴۔ ۶۹۵۔ ۶۹۶۔ ۶۹۷۔ ۶۹۸۔ ۶۹۹۔ ۷۰۰۔ ۷۰۱۔ ۷۰۲۔ ۷۰۳۔ ۷۰۴۔ ۷۰۵۔ ۷۰۶۔ ۷۰۷۔ ۷۰۸۔ ۷۰۹۔ ۷۱۰۔ ۷۱۱۔ ۷۱۲۔ ۷۱۳۔ ۷۱۴۔ ۷۱۵۔ ۷۱۶۔ ۷۱۷۔ ۷۱۸۔ ۷۱۹۔ ۷۲۰۔ ۷۲۱۔ ۷۲۲۔ ۷۲۳۔ ۷۲۴۔ ۷۲۵۔ ۷۲۶۔ ۷۲۷۔ ۷۲۸۔ ۷۲۹۔ ۷۳۰۔ ۷۳۱۔ ۷۳۲۔ ۷۳۳۔ ۷۳۴۔ ۷۳۵۔ ۷۳۶۔ ۷۳۷۔ ۷۳۸۔ ۷۳۹۔ ۷۴۰۔ ۷۴۱۔ ۷۴۲۔ ۷۴۳۔ ۷۴۴۔ ۷۴۵۔ ۷۴۶۔ ۷۴۷۔ ۷۴۸۔ ۷۴۹۔ ۷۵۰۔ ۷۵۱۔ ۷۵۲۔ ۷۵۳۔ ۷۵۴۔ ۷۵۵۔ ۷۵۶۔ ۷۵۷۔ ۷۵۸۔ ۷۵۹۔ ۷۶۰۔ ۷۶۱۔ ۷۶۲۔ ۷۶۳۔ ۷۶۴۔ ۷۶۵۔ ۷۶۶۔ ۷۶۷۔ ۷۶۸۔ ۷۶۹۔ ۷۷۰۔ ۷۷۱۔ ۷۷۲۔ ۷۷۳۔ ۷۷۴۔ ۷۷۵۔ ۷۷۶۔ ۷۷۷۔ ۷۷۸۔ ۷۷۹۔ ۷۸۰۔ ۷۸۱۔ ۷۸۲۔ ۷۸۳۔ ۷۸۴۔ ۷۸۵۔ ۷۸۶۔ ۷۸۷۔ ۷۸۸۔ ۷۸۹۔ ۷۹۰۔ ۷۹۱۔ ۷۹۲۔ ۷۹۳۔ ۷۹۴۔ ۷۹۵۔ ۷۹۶۔ ۷۹۷۔ ۷۹۸۔ ۷۹۹۔ ۸۰۰۔ ۸۰۱۔ ۸۰۲۔ ۸۰۳۔ ۸۰۴۔ ۸۰۵۔ ۸۰۶۔ ۸۰۷۔ ۸۰۸۔ ۸۰۹۔ ۸۱۰۔ ۸۱۱۔ ۸۱۲۔ ۸۱۳۔ ۸۱۴۔ ۸۱۵۔ ۸۱۶۔ ۸۱۷۔ ۸۱۸۔ ۸۱۹۔ ۸۲۰۔ ۸۲۱۔ ۸۲۲۔ ۸۲۳۔ ۸۲۴۔ ۸۲۵۔ ۸۲۶۔ ۸۲۷۔ ۸۲۸۔ ۸۲۹۔ ۸۳۰۔ ۸۳۱۔ ۸۳۲۔ ۸۳۳۔ ۸۳۴۔ ۸۳۵۔ ۸۳۶۔ ۸۳۷۔ ۸۳۸۔ ۸۳۹۔ ۸۴۰۔ ۸۴۱۔ ۸۴۲۔ ۸۴۳۔ ۸۴۴۔ ۸۴۵۔ ۸۴۶۔ ۸۴۷۔ ۸۴۸۔ ۸۴۹۔ ۸۵۰۔ ۸۵۱۔ ۸۵۲۔ ۸۵۳۔ ۸۵۴۔ ۸۵۵۔ ۸۵۶۔ ۸۵۷۔ ۸۵۸۔ ۸۵۹۔ ۸۶۰۔ ۸۶۱۔ ۸۶۲۔ ۸۶۳۔ ۸۶۴۔ ۸۶۵۔ ۸۶۶۔ ۸۶۷۔ ۸۶۸۔ ۸۶۹۔ ۸۷۰۔ ۸۷۱۔ ۸۷۲۔ ۸۷۳۔ ۸۷۴۔ ۸۷۵۔ ۸۷۶۔ ۸۷۷۔ ۸۷۸۔ ۸۷۹۔ ۸۸۰۔ ۸۸۱۔ ۸۸۲۔ ۸۸۳۔ ۸۸۴۔ ۸۸۵۔ ۸۸۶۔ ۸۸۷۔ ۸۸۸۔ ۸۸۹۔ ۸۹۰۔ ۸۹۱۔ ۸۹۲۔ ۸۹۳۔ ۸۹۴۔ ۸۹۵۔ ۸۹۶۔ ۸۹۷۔ ۸۹۸۔ ۸۹۹۔ ۹۰۰۔ ۹۰۱۔ ۹۰۲۔ ۹۰۳۔ ۹۰۴۔ ۹۰۵۔ ۹۰۶۔ ۹۰۷۔ ۹۰۸۔ ۹۰۹۔ ۹۱۰۔ ۹۱۱۔ ۹۱۲۔ ۹۱۳۔ ۹۱۴۔ ۹۱۵۔ ۹۱۶۔ ۹۱۷۔ ۹۱۸۔ ۹۱۹۔ ۹۲۰۔ ۹۲۱۔ ۹۲۲۔ ۹۲۳۔ ۹۲۴۔ ۹۲۵۔ ۹۲۶۔ ۹۲۷۔ ۹۲۸۔ ۹۲۹۔ ۹۳۰۔ ۹۳۱۔ ۹۳۲۔ ۹۳۳۔ ۹۳۴۔ ۹۳۵۔ ۹۳۶۔ ۹۳۷۔ ۹۳۸۔ ۹۳۹۔ ۹۴۰۔ ۹۴۱۔ ۹۴۲۔ ۹۴۳۔ ۹۴۴۔ ۹۴۵۔ ۹۴۶۔ ۹۴۷۔ ۹۴۸۔ ۹۴۹۔ ۹۵۰۔ ۹۵۱۔ ۹۵۲۔ ۹۵۳۔ ۹۵۴۔ ۹۵۵۔ ۹۵۶۔ ۹۵۷۔ ۹۵۸۔ ۹۵۹۔ ۹۶۰۔ ۹۶۱۔ ۹۶۲۔ ۹۶۳۔ ۹۶۴۔ ۹۶۵۔ ۹۶۶۔ ۹۶۷۔ ۹۶۸۔ ۹۶۹۔ ۹۷۰۔ ۹۷۱۔ ۹۷۲۔ ۹۷۳۔ ۹۷۴۔ ۹۷۵۔ ۹۷۶۔ ۹۷۷۔ ۹۷۸۔ ۹۷۹۔ ۹۸۰۔ ۹۸۱۔ ۹۸۲۔ ۹۸۳۔ ۹۸۴۔ ۹۸۵۔ ۹۸۶۔ ۹۸۷۔ ۹۸۸۔ ۹۸۹۔ ۹۹۰۔ ۹۹۱۔ ۹۹۲۔ ۹۹۳۔ ۹۹۴۔ ۹۹۵۔ ۹۹۶۔ ۹۹۷۔ ۹۹۸۔ ۹۹۹۔ ۱۰۰۰۔ ۱۰۰۱۔ ۱۰۰۲۔ ۱۰۰۳۔ ۱۰۰۴۔ ۱۰۰۵۔ ۱۰۰۶۔ ۱۰۰۷۔ ۱۰۰۸۔ ۱۰۰۹۔ ۱۰۱۰۔ ۱۰۱۱۔ ۱۰۱۲۔ ۱۰۱۳۔ ۱۰۱۴۔ ۱۰۱۵۔ ۱۰۱۶۔ ۱۰۱۷۔ ۱۰۱۸۔ ۱۰۱۹۔ ۱۰۲۰۔ ۱۰۲۱۔ ۱۰۲۲۔ ۱۰۲۳۔ ۱۰۲۴۔ ۱۰۲۵۔ ۱۰۲۶۔ ۱۰۲۷۔ ۱۰۲۸۔ ۱۰۲۹۔ ۱۰۳۰۔ ۱۰۳۱۔ ۱۰۳۲۔ ۱۰۳۳۔ ۱۰۳۴۔ ۱۰۳۵۔ ۱۰۳۶۔ ۱۰۳۷۔ ۱۰۳۸۔ ۱۰۳۹۔ ۱۰۴۰۔ ۱۰۴۱۔ ۱۰۴۲۔ ۱۰۴۳۔ ۱۰۴۴۔ ۱۰۴۵۔ ۱۰۴۶۔ ۱۰۴۷۔ ۱۰۴۸۔ ۱۰۴۹۔ ۱۰۵۰۔ ۱۰۵۱۔ ۱۰۵۲۔ ۱۰۵۳۔ ۱۰۵۴۔ ۱۰۵۵۔ ۱۰۵۶۔ ۱۰۵۷۔ ۱۰۵۸۔ ۱۰۵۹۔ ۱۰۶۰۔ ۱۰۶۱۔ ۱۰۶۲۔ ۱۰۶۳۔ ۱۰۶۴۔ ۱۰۶۵۔ ۱۰۶۶۔ ۱۰۶۷۔ ۱۰۶۸۔ ۱۰۶۹۔ ۱۰۷۰۔ ۱۰۷۱۔ ۱۰۷۲۔ ۱۰۷۳۔ ۱۰۷۴۔ ۱۰۷۵۔ ۱۰۷۶۔ ۱۰۷۷۔ ۱۰۷۸۔ ۱۰۷۹۔ ۱۰۸۰۔ ۱۰۸۱۔ ۱۰۸۲۔ ۱۰۸۳۔ ۱۰۸۴۔ ۱۰۸۵۔ ۱۰۸۶۔ ۱۰۸۷۔ ۱۰۸۸۔ ۱۰۸۹۔ ۱۰۹۰۔ ۱۰۹۱۔ ۱۰۹۲۔ ۱۰۹۳۔ ۱۰۹۴۔ ۱۰۹۵۔ ۱۰۹۶۔ ۱۰۹۷۔ ۱۰۹۸۔ ۱۰۹۹۔ ۱۱۰۰۔ ۱۱۰۱۔ ۱۱۰۲۔ ۱۱۰۳۔ ۱۱۰۴۔ ۱۱۰۵۔ ۱۱۰۶۔ ۱۱۰۷۔ ۱۱۰۸۔ ۱۱۰۹۔ ۱۱۱۰۔ ۱۱۱۱۔ ۱۱۱۲۔ ۱۱۱۳۔ ۱۱۱۴۔ ۱۱۱۵۔ ۱۱۱۶۔ ۱۱۱۷۔ ۱۱۱۸۔ ۱۱۱۹۔ ۱۱۲۰۔ ۱۱۲۱۔ ۱۱۲۲۔ ۱۱۲۳۔ ۱۱۲۴۔ ۱۱۲۵۔ ۱۱۲۶۔ ۱۱۲۷۔ ۱۱۲۸۔ ۱۱۲۹۔ ۱۱۳۰۔ ۱۱۳۱۔ ۱۱۳۲۔ ۱۱۳۳۔ ۱۱۳۴۔ ۱۱۳۵۔ ۱۱۳۶۔ ۱۱۳۷۔ ۱۱۳۸۔ ۱۱۳۹۔ ۱۱۴۰۔ ۱۱۴۱۔ ۱۱۴۲۔ ۱۱۴۳۔ ۱۱۴۴۔ ۱۱۴۵۔ ۱۱۴۶۔ ۱۱۴۷۔ ۱۱۴۸۔ ۱۱۴۹۔ ۱۱۵۰۔ ۱۱۵۱۔ ۱۱۵۲۔ ۱۱۵۳۔ ۱۱۵۴۔ ۱۱۵۵۔ ۱۱۵۶۔ ۱۱۵۷۔ ۱۱۵۸۔ ۱۱۵۹۔ ۱۱۶۰۔ ۱۱۶۱۔ ۱۱۶۲۔ ۱۱۶۳۔ ۱۱۶۴۔ ۱۱۶۵۔ ۱۱۶۶۔ ۱۱۶۷۔ ۱۱۶۸۔ ۱۱۶۹۔ ۱۱۷۰۔ ۱۱۷۱۔ ۱۱۷۲۔ ۱۱۷۳۔ ۱۱۷۴۔ ۱۱۷۵۔ ۱۱۷۶۔ ۱۱۷۷۔ ۱۱۷۸۔ ۱۱۷۹۔ ۱۱۸۰۔ ۱۱۸۱۔ ۱۱۸۲۔ ۱۱۸۳۔ ۱۱۸۴۔ ۱۱۸۵۔ ۱۱۸۶۔ ۱۱۸۷۔ ۱۱۸۸۔ ۱۱۸۹۔ ۱۱۹۰۔ ۱۱۹۱۔ ۱۱۹۲۔ ۱۱۹۳۔ ۱۱۹۴۔ ۱۱۹۵۔ ۱۱۹۶۔ ۱۱۹۷۔ ۱۱۹۸۔ ۱۱۹۹۔ ۱۲۰۰۔ ۱۲۰۱۔ ۱۲۰۲۔ ۱۲۰۳۔ ۱۲۰۴۔ ۱۲۰۵۔ ۱۲۰۶۔ ۱۲۰۷۔ ۱۲۰۸۔ ۱۲۰۹۔ ۱۲۱۰۔ ۱۲۱۱۔ ۱۲۱۲۔ ۱۲۱۳۔ ۱۲۱۴۔ ۱۲۱۵۔ ۱۲۱۶۔ ۱۲۱۷۔ ۱۲۱۸۔ ۱۲۱۹۔ ۱۲۲۰۔ ۱۲۲۱۔ ۱۲۲۲۔ ۱۲۲۳۔ ۱۲۲۴۔ ۱۲۲۵۔ ۱۲۲۶۔ ۱۲۲۷۔ ۱۲۲۸۔ ۱۲۲۹۔ ۱۲۳۰۔ ۱۲۳۱۔ ۱۲۳۲۔ ۱۲۳۳۔ ۱۲۳۴۔ ۱۲۳۵۔ ۱۲۳۶۔ ۱۲۳۷۔ ۱۲۳۸۔ ۱۲۳۹۔ ۱۲۴۰۔ ۱۲۴۱۔ ۱۲۴۲۔ ۱۲۴۳۔ ۱۲۴۴۔

نشان زلزلہ کے خطوط

زلزلہ کے متعلق چاروں نظروں سے ایک شور
تیا مت کی صدا آ رہی ہے بشمل سے جبر
آئی ہے کہ بہت سی سرکاری کوشیاں بیان
مک کو پختہ ہو اور دیگر دفاتر کو سخت نقصان
ہو چکا ہے بہا کسو پہاڑی سے فی طیریم کے
متعلق خبر ہے کہ بالکل دب گیا ہے۔ اور اس
کے ارد گرد کے پہاڑوں کے متعلق مریوی
قائم الدین صاحب۔ میں مدد ضرور پورے جو
خط ہمارے پاس پہنچا ہے اس کی نقل ہم ذیل
میں درج کرتے ہیں۔

(۱) جناب - تسلیم۔ بیان زلزلہ سواچ
بچے دن کے ۵ منٹ ہوا۔ لیکن نقصان بالکل
نہیں ہوا۔ یا لم تو رکنا گھر۔ دیر سالہ۔ ملو
چڑی شاہ پور میں جانور کا زہد نقصان ہوا۔
اور شاہ زاد گھر بچا۔ اندازہ کیا جاتا ہے کہ
دس فیصدی آدمی ان تھوڑی سی سلامتی پر
ہیں اور لوگوں میں شہر مذکورہ بالائی بند ہیں اور
تاریخ کوٹ گئی ہوئی ہیں۔ ۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء
(قائم الدین صاحب مدد ضرور پورے جو)

(۲) بسم اللہ الرحمن الرحیم
نعمہ و فضلی علی رسولہ الکریم
اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

اب تک تو خدا کے فضل سے خیریت سے ہیں
آگے اس کی مرضی پہلے تو طاعون سے ہی تباہ
مانگتے تھے اب ایسی دروایتیں ہو رہی ہیں کہ
اس کو بھی لوگ بھول گئے۔ پرسوں میرے مکان
کے پاس ہی ایک مکان ہے اس کو آگ لگی۔
اس قدر دہقان آتا تھا کہ دم بند ہو گیا۔ جب
شعلہ بلند ہوئے۔ تو تھی گری کر چلے جاتا تھا
یہی خطرہ تھا کہ اب ہمارے کچھ بچے کہہ رہی ہیں۔
اسباب آجائے کے فکر میں ہی تھا کہ آگ بجائی
والے آئین آگئے۔ خدا خدا کر کے دوپہر سے ٹیکر
شام تک وہ آگ کہیں فرو ہوئی۔ آج اور ایک
قدیم شہر پر نازل ہوا۔ صبح کی نماز پڑھ کر رہیں
پر لٹا ہوا کتاب دیکھ کر ہانپا کر کھلیا چلا گیا
یعنی شروع ہوئی میں سمجھا کہ معمولی زلزلہ ہے
کو بچے پر چاڑھا۔ کہ اتنے میں ایک دم سے
میں زور سے جبکہ بے کئے شروع ہوئے
کہ خدا کی پناہ۔ پیر زمین پر نہیں چلتا تھا مکان
اس طرح سانپے ملتے تھے جس طرح باؤگراف
میں جہیز نظر آتا کر دیکھو۔ کہیں پختہ نہ ہیں دیو

کہیں کچھ کہیں بہت کم کچھ نہ دکھا دے۔ بہت
بہی خیال تھا کہ اب میں ہی کو بچے بہت زبرد
پر۔ مکان وغیرہ اسلئے سے فسی طی لڑی کر بہت
کو تہہ کھائی نہ تھا اور گردے کے پاس
سانس نہ لیتا تھا۔ نہ پاسے رقت نہ جاتے تھے
اور بچوں کو بچے گرنے کا خوف تھے جانور تو مکان
کے بچے رہنے کا ڈر۔ غرض عقل ماری ہوئی تھی۔
جب ذرا تھا۔ زمین تو کپڑے ہیں کالج بہاگا۔
وہاں جتنے اے قسم کے گرا یہ پر دیکھے واسے
مگر سے ہسپتال کے تھے سب شق۔ جو بعض
کر کوٹ بدل نہیں سکتے تھے وہ جان کے ڈر کے
مارے باہر دڑے ہوئے نکل آئے غرض بہت
سی جگہ در زمین پر گئیں۔ اتنے میں نہ مٹی آنے شروع
ہوے کسی کا سر پھٹ گیا تھا کسی کا ہاتھ۔

کسی کا پیر ٹوٹ گیا تھا غرض کہ نہ دیکھو۔
ہسپتال میں ایک میلہ لگ گیا تھا۔ ایک
بیچارہ تو آتے ہی جان بحق ہوا۔ ہمارے
کھڑے کھڑے ایک اور چوڑا سا جہیز نکلا۔
شہر کا یہ حال ہے کہ بہت سے لوگ مر گئے
کسی کے بچے دب گئے۔ ایک سدا کہنہ ہی
مکان کے بچے آگیا۔ بعض جگہ جہیز لگیاں
تنگ تھیں۔ وہاں مقابل کے مکان بالکل
مل گئے۔ سنہری مسجد کے دونوں منارے
زمین پر۔ شاہی مسجد کو بھی کچھ نقصان پہنچا
ٹاؤن ہال زمین سے پورے ہو گیا۔ ٹیشن کا
بہت سا حقہ غارت ہو گیا۔ غرض کوئی کلی
یا بازار نہیں ہے۔ جہاں کوئی مکان نہ گرسے ہوں
اور شاید کوئی مکان ہی شہر میں ہو جس میں کوئی بچہ
شق اور دروایتیں نہ پڑ گئیں ہوں۔ اگر آدھا سا
ہی اور رہتا۔ تو سارا شہر صاف ہو جاتا۔

اب ہی یہ حال ہے کہ معمولی سا زلزلہ آجائے
تو سینکڑوں مکان گرنے کو طیار کپڑے ہیں۔ دفتر
محکمہ بہت سے یہ اطلاع نکلی ہے کہ چارہ رنگ
بھر خطرہ ہے اور اب تک دو تین دفعہ آہستہ آہستہ
برابر حرکت معلوم ہوئی رہی ہے۔ لوگ بے سکار
پہرے ہیں۔ مکان نہیں ہٹا۔ مزدور ایک پریم
دوڑی پر لگے ہیں۔ سب پر عجب رنگ
حالت وارد ہو رہی ہے۔ لوگوں کو چون۔ جوانوں
بلجھون کے بچے بن کر باہر سڑیا ہوا غبار
اللہ مال اللہ مال۔ میں بند سے گھبراہٹ کہتے
ہوئے گلی کو بچے میں پہرے ہیں غرض ایک
قیامت کا نمونہ تھا۔ آج صبح نظر کے سامنے
سے گزرا۔ اور کئی لوگوں نے سبھا کر دانتی قیامت
ی آگئی اور جو مگر گئے ان کے لئے توجہ مع گویا
قیامت والی ہی آنا ناسوت تھی۔ شملہ۔ دہلی

کشمیر وغیرہ سے تا بن آ رہی ہیں کہ وہاں ہی سخت
زلزلہ ہوا ہے۔ سامعہ ہے۔ کہ قادیان میں بھی خطرہ
ہوا ہو گا۔ کیونکہ ایک عالمگیر طوفان تھا۔ فی انور
لکھنؤ کو وہاں تو خیریت رہی (الحمد للہ سبحانہ)
خیریت رہی۔ ایڑی (رات کے ۱۲ بجے بھر
زلزلہ آنے کی خبر ہے۔ بعض دفعہ آج اسوٹو
بند ہو گئے۔ کہ لوگ اپنا اپنا بند بست گھر
وغیرہ کا کریں۔ غرض وہ آخر تقری ہے کہ ہر
شخص اپنی جان کی فکر میں لگا ہوا ہے۔
بہا تک کہ بہا ایک بہا سماعت دہریہ تھا
جب سب اس کے ساتھ والے خدا کا نام لیتے
گئے تو وہ ہی رام رام وغیرہ کرنے لگا۔ جب
زلزلہ بند ہو گیا۔ تو کچھ لگا کر بڑی غلطی
ہوئی کہ جان کے خوف سے میرے دلیلیں
ہی خدا کا خیال پیدا ہو گیا۔ یہ جیسے مصلی کا اور
میری کمروری ظاہر ہو گئی اور تھوڑے وقت
خدا کا نام لینا تو دیکھا خدا کا کہنہ والوں
پر ہنسنا چاہتے تھا۔ امر میں سنا ہے کہ
اکٹیشن کو بہت حد تک پہنچا ہے ابھی مفصل
کیفیت معلوم نہیں ہوئی تم خود اخباروں
میں دیکھ لینا پڑے گا۔ بڑے لوگ کچھ ہر
کہہ رہے ہیں کہ زمین اس زلزلہ دیکھا تھا۔

۴۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم
بیدی رسولانی حبیب و عالی سلمہ اور
اسلام علیکم۔ بیان رسون سخت زلزلہ
آیا۔ قرینا تمام مکانات کو کم و بیش حد تک
پہنچا۔ سرکاری مکانات کو بہت حد تک
پہنچا ہے منگھری ہال۔ ٹاؤن ہال۔
سٹیشن ریل۔ مارکٹ۔ لائبریری۔ انکو بہت
نقصان پہنچا ہے۔ سٹیشن کے جنوبی
طرف دفتر اور ڈپٹینگ روم سب گر گئے
ٹاؤن ہال کی چیمبر گر گئیں۔ اور منگھری
یہی چیمبر کریں۔ اور شاہی مسجد کے مناروں
کے چتر گئے اور سنہری مسجد کے مناروں
کے سر گر پڑے اس طرح بہت نقصان
ہوا ہے۔ بہت سے مکان گئے اور اکثر
خفی ہو گئے۔ کسی قدر جانیں ہی ضائع ہوئیں
سوقت تو محض لاہور میں ہی یہ زلزلہ نمونہ
محشر سمجھا گیا مگر بعد میں۔ انبارہ موری۔
دہلی۔ نو دہلیا۔ کو ملے۔ حالانکہ میرا مندر
دیر سالہ اور راولپنڈی وغیرہ سے خبریں
اسی طرح سخت زلزلہ کی آئین میں سنا ہے
کہ دیرم سالہ تمام کا تمام زمین سے مل گیا۔
اور بہت سی جانیں ضائع ہوئی ہیں بلکہ

ایک روایت ہے کہ صرف پانچ آدمی بچے
میں سلسلے سخت تشویش دل میں پیدا
ہوئی کل حضور کچھ مدت میں ایک تار
ہی دیا تھا جو غالباً سوچا ہو گا۔ اللہ تعالیٰ
اپنی حفاظت میں رکھے۔ اسید کہ حضور
معد اس و عیال اپنی خیریت سے مطلع فرما
تاکہ تشویش دور ہو۔ سخت زلزلہ دور ہے
بہر زلزلہ کا ملک میں سخت ہوا ہے۔ اور
سب جگہ سے زیادہ دیرم سالہ میں کہ جہاں
قرینا ایک ہی مکان سلامت نہیں رہا۔
سب گرنے کے ساتھ ہوا ہے ہونے لگے ہر
سول میں لکھا تھا کہ یور میں عورتیں اور
بچے باہر میدان میں سوتے ہیں۔ ن
درخت تک اکھڑ گئے۔ سب جگہ جا
اور مال کا نقصان ہوا ہے۔ سدا ولینڈی
سے موری تک یعنی کوئی... میں تک
شر قاضی اور درمیں تک جنوب تک
اس زلزلہ کی خبر نہ آئی میں۔ اسی اور
جگہ کی خبر آئی نہیں۔ نہ نہایت ہی جگہ
زمانہ آگیا۔ اور کوئی جگہ اس کی نہیں
رہی گرنے آفوس ہماری غفلت وہی
ہے باقی استعداء۔ دعا۔

راقم محمد علی خان
لاہور فیروز پور روڈ ۲۰ اپریل ۱۹۰۷ء

(۴) بسم اللہ الرحمن الرحیم
نعمہ و فضلی علی رسولہ الکریم
مخدوم مکرم مندہ جناب ستر صاحب سلمہ اللہ
اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔
افسوس۔ کہ کیسا ہی لوگوں کو حد تک
وہاں وقت تھا۔ اور منگل کی صبح کیسا ہولناک
اور مصیبت کا نظارہ اپنے ہمارے بڑے
آئی۔ جبکہ بعض تو ابھی اپنے بستر پر پڑے
ہوئے سو رہے تھے اور بعض نماز فجر
ادا کر رہے تھے کہ اچانک خطرناک سخت
درشت ناگ اور نہایت ہی ہولناک ہرجال
نے انکو آگسرا۔ اس ہولناک نظارہ
کا نہی تو فو تو کسی جا سکتا ہے۔ اور نہ ہی
بیان ہو سکتا ہے اس کا بیان کرنا میں
اس فقرے میں کافی سمجھتا ہوں۔ کہ
جس قدر اس بار کوسم سرمایہ میں غیر معمولی
سرزدی پڑی تھی دیکھ کر اس دفعہ غیر
معمولی ہرجال آیا ہے۔ سرزدی کی طرح
اکثر لوگ ہی بیان کر رہے ہیں کہ ایسا ہرجال
نکبہی سنا اور نہ دیکھا۔